الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلی: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۵۲

۱۶ر شعبان ۱۴۱۷ ہجری - ۲۷ر فتح ۱۳۷۵ ہجری شمسی

پہلے بھی صبر ہی جیتا تھا اب بھی صبر اور محبت ہی جیتیں گے

کالمار اور گاتھن برگ میں سویڈش مہمانوں کے ساتھ

نہایت دلچسپ مجالس سوال و جواب

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی چند جھلکیاں)

(قسط نمبر ۳)

یکم دسمبر صبح آٹھ بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ مالمو سے روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے کالمار پہنچے جہاں حضور ایدہ اللہ نے مکرم نسیم احمد صاحب، صدر جماعت کالمار کے گھر چند گھنٹے کے لئے قیام فرمایا۔ اسی جگہ سویڈن کے بعض ممبران پارلیمنٹ اور کالمار کے لارڈ میئر Anders Engstorm نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی اور مختلف باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد قریباً پونے چار بجے حضور ایدہ اللہ Nystromskol کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہونا تھی۔ راستہ میں حضور ایدہ اللہ کچھ دیر کے لئے مسٹر راجر کالف (Kalif) کے گھر تشریف لے گئے۔

Jenny Nystsom سکول کا وہ ہال جہاں مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندے، ڈاکٹرز، وکلاء، یونیورسٹی کے پروفیسر، سکولوں کے اساتذہ، پولیس کے چیف، کالمار چرچ کے نمائندہ اور دیگر مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے قریباً ۱۵۰ افراد شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد Mr. Anders Engstorm نے جو کالمار کے لارڈ میئر اور بالٹک Cities کے صدر ہیں انگریزی زبان میں حضور ایدہ اللہ کا مختصر تعارف کروایا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

محمد ﷺ رسول اللہ کی سیرت سے ہٹنے کے بعد کسی کو اصلاح کی توفیق اور مقدرت ہی نہیں رہتی

عالمی رسول کے تابع ہو کر، عالمی مزاج پیدا کئے بغیر آپ عالمی تربیت کی توفیق نہیں رکھتے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۳ر دسمبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۳ دسمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ آل عمران کی آیات ۱۳۳ تا ۱۳۵ کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی تھی جن کا اس دور کی نسل کی تربیت سے گہرا تعلق ہے۔ اگر موجودہ دور کی نسلوں کی صحیح تربیت نہ ہو تو آئندہ ان کی نسل کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی اور اگر اپنی تربیت نہ ہو تو گردوپیش کی تربیت بھی نہیں ہو سکتی اور اگر گھر میں مرد اپنے بیوی بچوں کی تربیت میں سخت گیری کو پسند کریں تو نہ وہ اپنی تربیت کر سکتے ہیں نہ اپنے بیوی بچوں اور ماحول کی تربیت کر سکتے ہیں۔

حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنی کے حوالہ سے بتایا کہ اطاعت کے مضامین بہت سے ہیں اور مختلف قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مگر جہاں "لعلکم ترحمون" کا عنوان باندھا گیا ہے وہاں اطاعت رحمت کے تعلق سے ہے اور یہ اس وقت ہوگی اگر ہم آنحضرت ﷺ کی رحمت کے کوثر سے پیالے بھر بھر کے دنیا میں تقسیم کریں اور "اعدت للمتقین" کے الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ رحمت سے حصہ پانا متقیوں ہی کا کام ہے۔ چونکہ اطاعت کا تعلق رحمت سے تھا اس لئے اس رحمت کی تفصیل یہ بیان فرمائی کہ یہ رحمت مادی بھی ہے اور وہ رنگ رکھتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے رنگ تھے کہ وہ نہایت خوشحالی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگ دستی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خوشحالی کی حالت میں خرچ کرنا آسان ہے حالانکہ یہ ایسا آسان نہیں ہے۔ انسان میں حرص رکھ دی گئی ہے جتنی اس کی دولت بڑھتی ہے اتنا ہی وہ خسیس ہوتا چلا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنگ دستی میں خرچ کرنے سے یہ مراد ہے کہ تنگدستی میں بھی آپ کو غنا نصیب تھی۔ آپ اپنے سے زیادہ خوشحال لوگوں کی ضرورتیں بھی پوری فرماتے تھے جبکہ خود تنگدستی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا ہی نقشہ ان آیات میں کھینچا گیا ہے۔ پس جماعت احمدیہ جس نے خدا کے حکم کے ساتھ تمام دنیا کے اخلاق کو درست کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اس کے لئے اس کے سوا کوئی راہ ہی نہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرے اور یہی غلامی اسے یہ توفیق بخشے گی کہ وہ اپنے سے اوپر والوں کی بھی اصلاح کرے اور نیچے والوں کی بھی اصلاح کرے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مختصرات کے عنوان سے اس کالم میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں۔ یہ پروگرام اپنی افادیت کے لحاظ سے بہت اہم اور گہرے اثرات رکھتے ہیں۔ ہفتہ بھر کے سات گھنٹوں کے پروگرام کا خلاصہ بھی الفضل کے ان صفحات میں پیش کرنا ممکن نہیں۔ اصل لطف براہ راست ان پروگراموں کو دیکھنے اور سننے میں ہے۔ اس ڈائری کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ کسی وجہ سے خود ایم ٹی اے کے پروگرام نہیں سن سکے تو آپ معین تاریخ کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے مرکزی شعبہ سمعی و بصری سے یا لندن میں آڈیو ویڈیو ڈیپارٹمنٹ سے مطلوبہ پروگرام کی آڈیو ویڈیو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مجالس سوال و جواب لکھوا کر الفضل میں بھی شائع کی جائیں تاکہ جن احباب کو ایم ٹی اے کی سہولت حاصل نہیں وہ بھی ان روحانی خزائن سے مستفیض ہو سکیں۔ گزشتہ ہفتے کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے:

ہفتہ، ۷ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

حضور انور نے بچوں کی کلاس لی۔ سب سے پہلے ایک بچی نے تلاوت قرآن کریم کی اور ساتھ اس کا انگریزی ترجمہ کیا۔ پھر ایک بچی نے نظم کے چند شعر پڑھ کر انگریزی میں ترجمہ کیا۔ حضور انور نے ساتھ ساتھ اس نظم کے بارہ میں بچوں کو تفصیل سے سمجھایا۔ ایک بچی نے حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کے بارہ میں ان کی زندگی کے حالات پر تقریر کی۔ اور حضور انور نے ان کے بارہ میں مزید تفصیل سے بعض باتیں بیان فرمائیں۔ دو بچوں نے اردو میں نظم پڑھ کر انگریزی میں ترجمہ کیا۔ پھر ایک بچی نے پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم کی زندگی کے حالات پر تقریر کی۔

اتوار، ۸ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

آج کے دن انگریزوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس طرح پیدا کیا ہے؟

☆ سلمان رشدی کے متعلق فتویٰ اور عورتوں کے پردہ کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

☆ ہم عیسائی کرسمس مناتے ہیں۔ ایک دوسرے کو تحفہ پیش کرتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں۔ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟

☆ اسلام میں عورت کو طلاق دینے کی اجازت ہے اور چار شادیوں کی بھی اجازت ہے۔ حالانکہ بیوی تو زندگی بھر کی ساتھی ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ اسلام میں زکوٰۃ کو اقتصادی نظام کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ سود کو حرام قرار دیا گیا ہے اور سٹاک مارکیٹ میں بھی ایک قسم کا جوا ہی کھیلا جاتا ہے جو کہ حرام ہے آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟

☆ اسلام موت کے بعد زندگی کے بارہ میں کیا نظریہ رکھتا ہے؟

☆ جنت اور دوزخ کے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟

☆ کیا مذہب اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی، موت اور آسمان پر اٹھائے جانے کا قائل ہے؟

☆ بوزنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا ہے اور مسلمان ممالک نے بالکل توجہ نہیں دی۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

سوموار و منگل، ۹ر و ۱۰ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں حضور انور نے ترجمۃ القرآن کی کلاسز لیں۔ پہلے دن کی کلاس میں سورہ طٰہٰ کی آیات ۱۰۶ تا ۱۲۴ کی تلاوت اور ترجمہ کے ساتھ ساتھ ضروری نکات کی تفصیل بیان فرمائی۔

دوسرے دن سورہ طٰہٰ کی آیات ۱۲۵ تا آخر سورہ اور سورہ انبیاء کی آیت نمبر ایک سے ۷ تک کی تلاوت و ترجمہ اور ضروری نکات کی تفسیر بیان فرمائی۔

بدھ و جمعرات، ۱۱ر و ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں حضور انور نے ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاسز لیں جو علی الترتیب کلاس نمبر ۱۹۲ اور ۱۹۳ تھیں۔ ان کلاسوں میں گفتگو کا موضوع کینسر تھا۔ دن کی کلاس میں ایک ایلوپیتھی ڈاکٹر کا خط پڑھ کر حضور انور نے دونوں قسم کے علاج میں فرق اور فائدے بتائے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

(مسٹر Anders اس سے پہلے بھی حضور ایدہ اللہ سے متعارف تھے۔ ۱۹۸۹ء میں حضور انور کے دورہ کالمار کے دوران انہوں نے حضور کی میزبانی کی سعادت حاصل کی تھی)۔ تعارف کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی۔ سب سے پہلے ایک خاتون نے مرد و عورت میں مساوات کے متعلق سوال کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے مساوات کی بجائے عدل کا سوال Valid ہے۔ عورتوں اور مردوں میں بعض طبعی فطری فرق ہیں اس لئے ان میں کلی طور پر مساوات ممکن نہیں البتہ ان کے درمیان عدل کے ساتھ سلوک کرنا اہمیت رکھتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ عورتیں کسی بھی پیشہ کو اپنا سکتی ہیں لیکن روزمرہ کی ضروریات زندگی کمانے کے لئے مردوں کی طرح انہیں مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ سنی، شیعہ، وہابی اور احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ بہت دلچسپ سوال ہے لیکن اگر میں تفصیل سے ان سب کا تعارف اور ان کا باہمی فرق بتانے لگوں تو کرسمس سے پہلے اس کا جواب ختم کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک بنیادی ارکان کا تعلق ہے سب ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا ایک ہے جو تقسیم نہیں ہو سکتا۔ وہ زندہ ہے اور زندہ رکھتا ہے۔ اور قائم ہے اور قائم رکھتا ہے۔ اسی طرح فرشتوں کا عقیدہ ہے جو خدا کے حکم کے تابع مفوضہ فرائض انجام دیتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء و رسل کی بعثت کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام ادوار میں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے حسب ضرورت اپنے رسول بھیجتا رہا ہے اور اپنے پیغامات کی ترسیل کے لئے وہ کسی خاص علاقے کا امتیاز نہیں کرتا۔ پھر کتب پر ایمان ہے وہ الٰہی کتب جو احکامات الٰہیہ پر مبنی ہیں۔ پھر تقدیر کا مضمون ہے کہ یہ ساری کائنات خدا تعالیٰ نے ایک خاص تقدیر و نظام کے تحت پیدا فرمائی ہے اور بے مقصد نہیں ہے۔ ان بنیادی عقائد کے باوجود مسلمانوں میں کئی اختلافات اٹھ کھڑے ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا اب بولتا نہیں۔ اس کے برعکس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خدا اپنی صفات کے ساتھ ازلی ابدی ہے۔ دیگر فرقے اس بارہ میں ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اصل میں نبوت کے حق دار تھے لیکن جبرئیل کو غلطی لگی اور اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دے دی۔ اسی طرح بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اصل میں وارث رسول ہیں اور خلیفہ بلا فصل ہیں۔ سنی یہ کہتے ہیں کہ جو بھی متفقہ طور پر خلیفہ منتخب ہوا وہی اصل جانشین ہے۔ اس طرح حضور نے امام غائب کے متعلق شیعہ عقیدہ کا بھی مختصراً ذکر فرمایا کہ بعض کہتے ہیں کہ وہ غار میں چھپ گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور پھر دوبارہ ظاہر ہونگے۔ حضور نے بتایا کہ دوسروں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف آخری شارع نبی ہی نہیں بلکہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن اس عقیدہ کے ساتھ ہی ایک متضاد عقیدہ وہ یہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور انہیں صلیب نہیں دی گئی تھی بلکہ ان کی بجائے فرشتوں نے کسی اور یہودی کو ان کا ہم شکل بنا دیا تھا اور اسے پھانسی دی گئی تھی۔ اور حضرت مسیح ناصری کو وہ چھت پھاڑ کر آسمان پر لے گئے اور وہ دوبارہ آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے لیکن ان کی دوبارہ آمد جسمانی پیدائش نہیں ہوگی بلکہ ان کے ہم رنگ ان کا مثیل دنیا میں ظاہر ہوگا جس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جیسا سلوک پہلے مسیح کے ساتھ ان کے نمائندہ لوگوں نے کیا تھا۔ حضور نے بتایا کہ ابتدائی عیسائیوں کی طرح آج احمدیت بھی مخالفین کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہی ہے لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ جیسے پہلے صبر جیتا تھا اب بھی صبر اور محبت ہی جیتیں گے۔ چنانچہ سو سال کے عرصہ میں وہ ایک شخص ایک کروڑ میں بدل چکا ہے اور ۱۵۲ سے زائد ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔

☆ ایک سوال اقوام متحدہ (یو۔ این۔ او) کے متعلق بھی ہوا کہ آپ کا اس ادارے کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جسے آپ اقوام متحدہ کا ادارہ قرار دے رہے ہیں عملاً یہ غیر متحد اقوام کا ادارہ ہے۔ ہر ایک ملک اپنے مفادات کا خیال رکھتا ہے اور دوسروں کی دفعہ عدل و انصاف کے پیمانے بدل جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بعض اقوام کو ویٹو کا حق دیا گیا ہے یہ بھی عدل کے منافی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خلیج کی جنگ کے دوران میں نے اپنے خطبات میں یونائٹڈ نیشنز کے اس ادارے سے متعلق تجزیہ پیش کرتے ہوئے بتایا تھا کہ یہ ادارہ ختم ہونے والا ہے۔ اسی طرح میں نے مشورہ بھی دیا تھا کہ کن خطوط پر ایک نئی یونائٹڈ نیشنز قائم ہونی چاہئے۔

☆ ایک صاحب نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ ایران کی حکومت اسلامی حکومت ہے؟ حضور نے فرمایا کہ میں اس بات سے متفق نہیں ہوں کہ ایران کی حکومت اسلامی حکومت ہے۔ اسلام ایک عالمی مذہب ہے اور حکومت علاقائی حدود سے وابستہ ہے۔ حضور نے مثال کے طور پر سلمان رشدی کے متعلق ایرانی حکومت کے فتویٰ قتل کے حوالے سے بتایا کہ ان کا یہ طرز عمل سراسر قرآنی تعلیم کے منافی ہے۔ اس لئے اسے اسلامی حکومت کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆ اسی سلسلہ میں ایک سوال یہ بھی ہوا کہ کیا مذہب کی بنیاد پر آج کوئی اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے جبکہ اسلام ۱۴۰۰ سال پرانا مذہب ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب قرآن مجید سیاسی حکومتوں کا ذکر فرماتا ہے تو کہیں بھی شریعت کے قوانین کے ساتھ حکومت کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ قرآن کریم کہتا ہے جب بھی تمہیں حکومت ملے تو Absolute Justice کے ساتھ حکومت کرو۔ یہاں تک کہ اگر حکومت میں آنے سے پہلے کسی نے تم سے زیادتی بھی کی ہو تب بھی تمہارا فرض ہے کہ ان سے قطعی انصاف کا سلوک کرو اور حکومتی معاملات میں ناانصافی نہ کرو۔ یہ اسلامی حکومت کا تصور ہے جو ایک عالمی تصور ہے۔ اگر کوئی مذہب اس کے برعکس باتیں سکھاتا ہے تو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔

اس نہایت دلچسپ مجلس سوال و جواب کے آخر پر مسٹر Kalif نے حضور کا اپنی طرف سے اور کالمار کے شہریوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریب ہمارے لئے بہت اعزاز کا موجب ہے اور میں حضور سے مل کر بہت مسرت محسوس کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ امن اور حفاظت صرف معاہدوں کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ سب سے اہم بات مختلف کلچرز کے لوگوں کے درمیان روابط ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم یورپ میں مختلف کلچرز اور

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ اس جگہ "الکاظمین الغیظ" فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں۔ اس کا تعلق "ضراء" سے بھی ہے کیونکہ ان کا رحم ان لوگوں کی طرف بھی جاری ہوتا ہے جو ان کو غیظ دلاتے ہیں۔ جب ان کو کوئی نقصان پہنچاتا ہے اور غصے کا جواز مہیا کرتا ہے اس وقت اس کے باوجود بھی اللہ کے فضل کے ساتھ وہ اپنے غصے کو روک دیتے ہیں اور ان لوگوں سے حسن سلوک سے رکتے نہیں جن کے لئے ان کا حسن سلوک ان سے رحمت کا موجب بن سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ "والعافین عن الناس" کا مطلب صرف بخشنا نہیں۔ اس کا کاظمین سے بھی ایک تعلق ہے۔ کاظمین میں غصہ ضبط کیا جاتا ہے جبکہ وہ شدت کے ساتھ پھوٹ پڑنے پر تیار ہو اور عفو اس سے پہلے کا مضمون ہے کہ وہ عام طور پر لوگوں سے درگزر کرتے ہی رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو "عافین" کے عادی نہ ہوں وہ کاظمین الغیظ ہو ہی نہیں سکتے۔ روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے قصوروں سے اگر انسان نظریں نہ پھیر سکے بلکہ لوگوں کے قصوروں کی تلاش میں رہے ایسے لوگ ہمیشہ لوگوں کے لئے رحمت کی بجائے عذاب کا موجب بنتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "عافین عن الناس" طبعاً تھے۔ حضور نے فرمایا کہ کاظمین الغیظ کے لئے جدوجہد کی ضرورت ہے اور وہ توفیق اسے ہی مل سکتی ہے جو عفو کا عادی ہو۔ حضور نے عافین عن الناس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ لوگوں کے قصوروں کی تلاش میں رہتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو قصور خود ابھر کر سامنے آجاتے ہیں ان سے بھی وہ نظریں ہٹا لیتے ہیں۔ عفو کا مضمون تجسس کے برعکس ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے عفو کے متعلق فرمایا ہے کہ "ومن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ" وہ جس نے عفو اس طرح کیا کہ اس کے نتیجے میں لازماً اصلاح ہوتی ہے تو اس کا اجر اللہ کے پاس ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو غالب تھا مگر اس شرط کے ساتھ کہ عفو کے نتیجے میں اصلاح ہوتی ہے لیکن اگر اصلاح نہیں ہوتی تھی تو آپ عفو نہیں کرتے تھے۔ پس رحمت کے تقاضوں کے تحت غصہ ضبط کرنا ہے اور رحمت کے تقاضوں کے خلاف غصہ ضبط نہیں کرنا۔

حضور نے فرمایا کہ اس بنیاد پر اس مضمون کو سمجھیں تو اللہ کے فضل سے آپ کو سارے بنی نوع انسان کی تربیت کی طاقت نصیب ہوگی۔ عالمی رسول کے تابع ہو کر عالمی مزاج پیدا کئے بغیر آپ عالمی تربیت کی توفیق نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت کو جوڑ کر یہ بتایا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کو سمجھے بغیر، آپ کی صفات پر غور کئے بغیر اللہ کی اطاعت کا مضمون سمجھ آ ہی نہیں سکتا۔

حضور نے آیات قرآنیہ کی نہایت دلنشیں تفسیر و تشریح کرتے ہوئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات کے حوالے سے عفو کے مضمون کو مزید واضح فرمایا۔ اور نصیحت فرمائی کہ محمدؐ رسول اللہ کی صراط مستقیم پر آگے بڑھیں اور ایک ایک کر کے محمدؐ رسول اللہ سے یہ اخلاق سیکھیں جن کی تفاصیل قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ:۔ مختصرات

جمعۃ المبارک ۱۳ر دسمبر ۱۹۹۶ء.

ہر جمعۃ المبارک کو اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس منعقد ہوتی ہے حضور انور نے آج درج ذیل سوالات کے جواب عنایت فرمائے.

☆ تفسیر میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کی دونوں اولادوں (حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ) کو یکساں حکومتیں ملیں گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان کے اعمال کی نسبت سے حکومتیں ملنے کا وعدہ تھا؟

☆ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اس کائنات پر نظر ڈالو تمہیں اس میں کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا۔ مگر آج کی سائنس کہتی ہے کہ اوزون ہول سے شعائیں نیچے آ رہی ہیں۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ جب ہم "اللہ اکبر" کہتے ہیں تو مطلب ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ کیا نعوذباللہ اور بھی اللہ ہو سکتے ہیں جو یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے اللہ سب سے بڑا ہے؟

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے دیباچہ تفسیر القرآن میں تحریر فرمایا ہے کہ اسلام اور امت محمد مصطفیٰؐ پر مظالم کی انتہا ہوئی ہے۔ اس پر عیسائی کہتے ہیں کہ فرعون کے زمانہ میں بنی اسرائیل پر بڑے ظلم ہوئے تھے۔ اسی طرح عیسائی لوگوں میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے جھگڑوں میں بھی لوگ زندہ جلا دئے گئے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ روس کے لوگ بڑے سخت قسم کے دہریہ ہیں ان کو کس طرح تبلیغ کی جائے؟

☆ اگر ایک مسجد میں نماز باجماعت ہو چکی ہو تو کیا بعد میں دوسرے آنے والے لوگوں کے ساتھ پہلے لوگ دوبارہ نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں؟

☆ شیعہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بارہویں امام "امام مہدی" تھے۔ ان کو کیسے سمجھایا جائے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی تھے؟

☆ اسلامی اصول کی فلاسفی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سارے الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اس کی فضیلت اور برتری کے بارہ میں بتایا اس سلسلہ میں کشفی حالت میں حضورؑ کو دکھایا گیا کہ کوئی کہتا ہے "اللہ اکبر خربت خیبر" اس میں ایک تو خیبر کا تمثیلی رنگ میں ذکر ہو سکتا ہے کہ اتنی بڑی فتح ہوگی۔ یا اس میں تبلیغ کے راستے کھلنے کا مضمون ہے؟

☆ بلیک میجک (کالا جادو) کیا چیز ہے؟

☆ عیسائی اور یہودیوں کے علاوہ دیگر قوموں کو بھی الٰہی کتابیں عطا ہوئی ہیں۔ کیا ہم ان سب کو بھی اہل کتاب کہہ سکتے ہیں؟

(ص۔ م۔ ش)

"اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" ایک دائمی حقیقت ہے

قرآن کریم نے جو تربیت کا راز بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ محض خالی برائیوں سے روکنا کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک ہر برائی کے مقابل پر کوئی خوبی انسانی طبیعت میں داخل نہ کر دی جائے اور اس خوبی سے انسان کو پیار نہ پیدا ہو جائے

مستورات سے خطاب فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ ہالینڈ۔ بتاریخ یکم جون ۱۹۹۶ء مطابق یکم احسان ۱۳۷۵ ہجری شمسی

(بمقام نن سپیٹ (ہالینڈ))

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

قرآن کریم کی تعلیم جو تمام آیات پر پھیلی پڑی ہے خواہ اس میں تاریخی ذکر ہو یا مستقبل کی پیش گوئیاں ہوں ہر بات میں قرآن کریم نے ایک تعلیم دے دی ہے اور یہ عجب انداز ہے قرآن کا کہ تاریخی واقعات میں بھی تعلیم ہے، مستقبل کی پیش گوئیوں میں بھی تعلیم ہے اور ایسی آیات جو بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے بعض فقروں پر مشتمل ہیں ان میں ایسی چابیاں مخفی رکھی گئی ہیں جس سے قوموں کی تقدیر کے تالے کھل جاتے ہیں اور حیرت انگیز کلام ہے جس کی کوئی اور مثال دکھائی نہیں دیتی۔

اب آپ کا یہاں یعنی لجنہ کا بڑا مسئلہ تربیت ہے اور تربیت کے متعلق آپ لوگ اپنی مجالس عاملہ میں بھی اور ویسے بھی ہمیشہ غور کرتی رہتی ہیں کہ کس طرح اپنی نئی نسلوں کو خصوصیت سے یہاں کے ان اثرات سے بچائیں جو اسلامی اقدار کے منافی ہیں اور ان اقدار کو قبول کرنے میں ان کی مدد کریں جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہیں۔ یہ دو پہلو ہیں جن پر تربیت کے لحاظ سے ہمیشہ غور ہوتا رہتا ہے اور بڑے بڑے منصوبے بنتے ہیں، بڑی سکیمیں بنائی جاتی ہیں مگر عملاً ان کے نتیجے میں حاصل بہت کم ہوتا ہے کیونکہ بعض ایسے گہرے بنیادی اصول ہیں جو قرآن کریم نے پیش فرمائے ہیں ان پر نظر نہیں جاتی اور انسان سمجھتا ہے کہ ہم نے بہت غور اور فکر کر کے بہت عالی شان منصوبے بنا لئے ہیں اور ان کے نتیجے میں ہم اپنی نسلوں کو سنبھال لیں گے۔

ایک مثال اس چھوٹی سی آیت میں ہے یا آیت کے ایک حصے میں "ان الحسنات یذھبن السیات" کہ نیکیاں ایک ایسی طاقت رکھتی ہیں کہ وہ برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور بیک وقت نیکیوں کے ساتھ برائیاں پل نہیں سکتیں۔ اب یہ وہ گہرا حکمت کا راز ہے جس کو سمجھنے کے نتیجے میں آپ کے تربیت کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنی بچیوں کو نصیحت کرنا شروع کر دیں کہ تم میوزک نہ سنو، تم فلاں دلچسپی میں حصہ نہ لو، تم اپنا خاص طور پر خیال رکھو، بن ٹھن کر باہر نہ نکلو، ہر قسم کی باتیں جو بھی چاہیں آپ کہیں۔ جب وہ آپ کے دائرے سے باہر جائیں گی، جب سکولوں میں اور کالجوں میں یا مارکیٹ میں گھومیں پھریں گی تو بیرونی اثرات ان کو بڑے زور سے اپنی طرف کھینچیں گے اور آپ کی ساری نصیحتیں بے کار جائیں گی۔ جب تک ان کے اندر سے کوئی نصیحت کرنے والا پیدا نہ ہو جو ہمیشہ ان کا ساتھ دے یا ایسے ذرائع اختیار نہ کئے جائیں جن کے نتیجے میں دنیا کی کشش ان کی آنکھوں کے سامنے بالکل بے حقیقت اور بے کار سی ہو کر دکھائی دے۔

قرآن کریم نے جو تربیت کا راز بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ محض خالی برائیوں سے روکنا کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک ہر برائی کے مقابل پر کوئی خوبی انسانی طبیعت میں داخل نہ کر دی جائے اور اس خوبی سے انسان کو پیار نہ پیدا ہو جائے۔ جب ایک اچھی عادت سے انسان کو پیار ہو جاتا ہے اور وہ اچھی عادت اس کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے تو وہ برائی کے خلاف سب سے زیادہ مضبوط قلعہ ہے جو برائی کو انسان کے اندر داخل ہونے سے ہمیشہ روکتا ہے۔ یہ وہ راز ہے جس کو ہم نے عملی دنیا میں استعمال کر کے دیکھا اور بہت بڑے فائدے اٹھائے۔ مثلاً یورپ کی تربیت کے سلسلے میں میں نے بارہا توجہ دلائی کہ احمدی بچیوں کو اچھے کاموں میں مصروف کر دو۔ ان کو فارغ نہ رہنے دو۔ ان سے ٹھوس خدمت کے کام لو۔ پھر دیکھو کہ ان کی تربیت کے مسائل از خود حل ہو جائیں گے کیونکہ قرآن کریم کے اس کلام میں بہت گہری حکمت ہے کہ "ان الحسنات یذھبن السیات" کہ حسنات جو ہیں وہ برائیوں کو کھا جاتی ہیں، دور کر دیتی ہیں، باہر نکال دیتی ہیں۔ اور یہ تجربہ جس کی میں بات کر رہا ہوں بہت وسیع پیمانے پر کیا گیا ہے۔ کوئی ایک دو یا تین اتفاقی حادثات کی بات نہیں کر رہا بلکہ یہ ایسا تجربہ ہے جو ہزار ہا پہ کیا گیا ہے اور ہر دفعہ کامیاب ہوا۔ انگلستان میں مثلاً بہت سی ایسی ٹیمیں میں نے خود بنائیں جن کے سپرد بعض دفعہ ریسرچ کے کام تھے یعنی تحقیق کے کام جو علمی تحقیق سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض دفعہ تراجم کے کام تھے، بعض دفعہ کچھ اور دوسرے کام۔ پھر ایم ٹی اے بننے کے بعد ایسی ٹیمیں بنائی گئیں جو کسی نہ کسی پہلو سے ایم ٹی اے کے ساتھ خدمتوں میں ملوث ہو گئیں۔ اور بھی بہت سے شعبے تھے مثلاً جماعت کی جتنی ڈاک ہے اس کا کام عورتوں اور بچیوں کے سپرد کیا گیا اور اس کے بھی بہت سے سیکشن بنے تو رفتہ رفتہ تقریباً ہزار ایسی لڑکیاں یا عورتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں ان کاموں میں ملوث ہو گئی ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کو دوسری دنیا کی باتوں کی ہوش ہی نہیں، نہ کوئی دلچسپی باقی رہی ہے۔ ان کے دل سے ایک عظمت کردار کا احساس بیدار ہو گیا ہے جو ان کو بتا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دوسری چیز سے بہتر ہو اور یہ عظمت کردار کا احساس ان کو مغرور نہیں کر رہا بلکہ ان کے اندر اور انکساری پیدا کر رہا ہے۔

یہ ایک ایسا دلکش تجربہ ہے کہ اس کا ایک ایک پہلو قرآن کریم کی اس دائمی صداقت کے حق میں گواہ بن کے کھڑا ہے کہ "ان الحسنات یذھبن السیات" یقیناً خوبیاں برائیوں کو اٹھا کر باہر پھینکتی ہیں اور کسی اور حفاظت کی ضرورت نہیں رہتی۔ کچھ خوبیاں پیدا کر دو، کچھ نیکی کی عادتیں ڈال دو۔ جرمنی میں بھی یہی تجربہ دہرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو کامیاب تجربہ انگلستان میں ہوا بعینہ اسی طرح وہ کامیاب تجربہ جرمنی میں بھی ہوا اور بہت سی ایسی بچیاں جن کے متعلق مجھے کچھ سال پہلے فکر لاحق ہو گیا تھا کیونکہ جب مجلس سوال و جواب میں میں ان کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا تو ان کے سوالات سے پتہ چلتا تھا کہ کالج اور سکول کے بداثرات کچھ نہ کچھ ان پر اثرانداز ہو رہے ہیں جو سوال بن بن کے اٹھ رہے ہیں اور کھل کر وہ کچھ نہ بھی کہیں مگر ان کے سوال بولتے تھے کہ یہ اندر سے اس مغربی تہذیب سے متاثر ہو چکی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جب ان کو نیک کاموں میں ملوث کیا گیا اور ان کی ٹیمیں بنائی گئیں اور کوئی ریسرچ کی ٹیمیں بن گئیں، کوئی ایم ٹی اے کی ٹیمیں بن گئیں، کچھ ٹرانسلیشنز (Translations) کی ٹیمیں بن گئیں اور اسی طرح کے اچھے نیک کاموں میں ان کو اس طرح ملوث کر لیا گیا کہ کسی اور چیز کی ہوش نہیں رہی۔ اب آپ ان سے ملیں اور دیکھیں تو ان کی کایا پلٹ چکی ہے۔ نئے وجود ان میں سے پیدا ہوئے ہیں اور خلق آخر کی یاد دلاتے ہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان ہی میں سے خدا تعالیٰ کی تعلیم ایک خلق آخر پیدا کیا کرتی ہے۔ یعنی عام طور پر انسان انسانی صفات سے پوری طرح مرصع ہونے کے باوجود بھی روحانی طور پر جاگتا نہیں اور زندہ نہیں ہوتا جب تک آسمانی تعلیم اس پر زندگی کے چھینٹے نہیں برساتی۔ جب وہ چھینٹے برساتی ہے تو اچانک اس میں سے ایک نیا وجود اٹھ کھڑا ہوتا ہے جیسے برسات کے نتیجے میں زمین سے روئیدگی اگتی ہے بظاہر مردہ زمین ہے لیکن وہ پھٹنے لگتی ہے اس میں سے طرح طرح کے کیڑے بھی نکلتے ہیں، طرح طرح کی مخلوق نمودار ہوتی ہے اور ہر قسم کے پودے ایسی بنجر زمین سے نکلنے شروع ہوتے ہیں جن کے متعلق آپ وہم بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا بیج ایک زندہ حالت میں ان کے اندر موجود ہے۔ لیکن وہ زندہ حالتیں، خوابیدہ حالتیں ہوتی ہیں، نیم سوئی ہوئی ان کو جگانا پڑتا ہے اور جگانے کے بعد ان کے نئے وجود کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ بعینہ یہی نظام خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ ہر شخص کی بجائے دنیا کی جڑی بوٹیاں وہاں ضرور سر نکالتی ہیں اور ایک صحرائی منظر سا پیدا ہو جاتا ہے۔ پس آپ دیکھیں کہ خواہ کیسی ہی خشک گرمی ہو لیکن صحرا میں کچھ جڑی بوٹیاں جو کانٹے دار ہیں، بدزیب ہیں، جن کا رس کڑوا اور کسیلا ہے، جن کے استعمال کی ابھی تک انسان کو کوئی صورت دکھائی نہیں دی کہ وہ اسے اپنے فائدے میں استعمال کر سکے وہ پھر بھی زندہ رہتی ہیں تو کڑی دھوپ میں بھی بدیوں کے بیج اسی طرح پھوٹتے بھی ہیں اور اس گندے اور زہریلے ماحول میں ان کو پنپنے کی بھی توفیق مل جاتی ہے مگر اچھے پھل وہ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے پھل ہیں وہ پودے جن سے زندگی قائم ہے وہ بہت جلدی مرجھا جاتے ہیں۔ پس یہ وہ نظام ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں تو بغیر کسی بڑی محنت کے بہت تھوڑی محنت سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جب برسات آتی ہے صحراؤں میں تو دیکھیں طرح طرح کی سبزیاں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی جھیلوں میں اچانک مچھلیاں بھی دکھائی دینے لگتی ہیں جن کا کوئی وجود نہیں تھا۔ عین صحراؤں کے دل میں بھی جب برساتوں کے نتیجے میں چھوٹے چھوٹے تالاب بنتے ہیں تو سائنس دان یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ وہاں کئی قسم کی مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ وہ کیسے آئیں؟ ان پر تحقیق شروع ہوئی ہے اور کچھ اندازے لگائے گئے ہیں کہ اس طرح وہ وہاں پہنچتی ہونگی مگر جو بھی صورت ہو خدا تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے کی ایک ایسی مخفی پلان رکھتا ہے، ایسا منصوبہ قانون قدرت میں اس نے بنا رکھا ہے کہ جب آسمان سے پانی برسے تو مردہ چیزیں زندہ ہونے لگیں۔

پس روحانی تعلیم اور قرآنی تعلیم میں یہ صفت ہے کہ بنجر دلوں پہ بھی جب وہ برستی ہے تو وہاں سے ایسے شاداب زندگی کے پودے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جن کے متعلق آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان میں موجود ہیں۔ پس یہ جو تجربہ میں آپ کو بتا رہا ہوں اس نے قرآن کی پر حکمت باتوں میں ہمارے ایمان کو بہت ہی گہرا اور مضبوط کر دیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر آپ غور کریں تو دیکھیں کتنا عظیم الشان تربیت کا سلیقہ آپ کو نصیب ہو جاتا ہے۔ بغیر سوچے، بغیر زیادہ غور کئے اس آیت سے ایک Hint لیں اور اس پر عمل شروع کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تھوڑی سی محنت سے بہت ہی زیادہ غیر معمولی اور میٹھے پھل لگنے لگتے ہیں۔ پس اسی طریق کو آپ یہاں اپنائیں۔ جماعت کو ابھی بہت ضرورت ہے اور اس ضرورت میں اب مرد یا لڑکے ہرگز کافی نہیں رہے۔ تمام احمدی خواتین کو اپنے آپ کو خدمت دین میں اب جھونک دینا ہو گا۔ بچوں کو بھی، بڑوں کو بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن خاندانوں میں خدمت دین کی لو لگی ہے ان کے بچے بھی ساتھ خود بخود گھسٹتے چلے آتے ہیں اور بچپن ہی سے ان کے دل میں بھی ایک لو لگ جاتی ہے۔ پس اوپر سے نیچے تک تمام نسلیں سنبھالی جاتی ہیں۔

اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ ہالینڈ میں ابھی بہت کام کی گنجائش ہے اور کل یا پرسوں جو میں نے ایم ٹی اے کے لئے ایک منصوبہ پیش کیا تھا کہ اس میں ہالینڈ کی جماعت کو منظم طور پر حصہ لینا چاہئے اگر آپ اس ویڈیو کو دیکھیں یا اس کی آڈیو کیسٹ ہی سنیں تو اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ کتنا وسیع کام ہے جس کے لئے آپ کو کتنے بڑے پیمانے پر خدمت کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ خصوصیت سے ہماری نوجوان بچیاں جو یہاں کے سکولوں میں پڑھ کر جوان ہوئیں جن کی زبان بہت اچھی ہے اور وہ کالج میں پڑھتی ہیں اس

THE ASIAN CHOICE
FOR TELEVISION

Muslim TV AHMADIYYA

Get Connected!!
ZEE TV

ZEE TV

S. KHAN
Fax & Tel: 08257/1694
Hot Line : 0171-3435840
"OFFICIAL" ZEE TV AGENT
Decoders & Zee-TV Cards are available
"Just Call"

زبان کے ساتھ ان کو نئے علوم سے بھی اچھی واقفیت ہو چکی ہے، ان سب کی ضرورت ہے۔ اور جہاں تک ان کی تعلیم کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدمت دین کے کام ان کی تعلیم میں مخل نہیں ہونگے۔ اب یہ بات بھی محض ایک ایمان کے نتیجے میں نہیں بلکہ اس ایمان کو عملی حالت میں اس طرح اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہوئے دیکھ کر میں بات کر رہا ہوں کہ جو ایمان کی بات تھی وہ عمل میں ڈھل کر سامنے آ گئی اور ایمان کی سچائی کو اس نے ثابت کر دیا کہ خدمت دین کرنے والے طالب علم تعلیم میں بھی کبھی نقصان نہیں اٹھاتے بلکہ حیرت انگیز طور پر ان کا تعلیمی معیار ان طالب علموں سے زیادہ اونچا ہو جاتا ہے جو خدمت دین میں حصہ نہیں لیتے اور تعلیم کا بہانہ رکھ لیتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا ہی ہوا کرتا تھا اب بھی ایسا ہوتا ہے۔

مجھے یاد ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب احمدیہ ہوسٹل لاہور میں قیام فرمایا کرتے تھے، بہت پرانی بات ہے، ۱۹۳۰ء کے سالوں کی بات ہے، ۳۶ء، ۳۷ء، ۳۸ء سمجھیں آپ، تو جہاں تک مجھے یاد ہے بچپن میں میں بھی بعض دفعہ حضور کے ساتھ جا کر احمدیہ ہوسٹل ہی میں ٹھہرا کرتا تھا اور بعض دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا قیام ایک ایک مہینہ لمبا ہو جایا کرتا تھا اور لڑکوں کو اور کوئی ہوش ہی نہیں تھی یا نہیں رہتی تھی سوائے اس کے کہ اپنے دوستوں کو لے کر آئیں، اپنے پروفیسروں کو لے کے آئیں۔ احمدیہ ہوسٹل میں دن رات مجالس لگتی تھیں اور اہل علم کے جمگھٹ ہوتے تھے اور وہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے مختلف قسم کے سوال کر کے اپنی پیاس بجھاتے اور ایک بہت بڑا Impact تھا، ایک بہت غیر معمولی اثر تھا جو تمام لاہور کے تعلیمی اداروں پر پڑ رہا تھا۔ مگر ایک دفعہ ایک باپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں خط لکھا، ابھی مصلح موعود کا خدا تعالیٰ نے واضح طور پر آپ کو ارشاد نہیں فرمایا تھا اس لئے خلیفۃ المسیح الثانی ہی کہنا چاہئے، خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ خط لکھا کہ ہم تو بڑی امید سے اپنے بچے احمدیہ ہوسٹل اس لئے بھجواتے ہیں کہ وہاں تعلیمی ماحول ہے اور دوسری دلچسپیاں نہیں ہیں۔ لیکن آپ جب جا کے وہاں ٹھہرتے ہیں تو بعض دفعہ مہینہ مہینہ ٹھہرتے ہیں اور ان کو تعلیم کی ہوش ہی کوئی نہیں رہتی اس لئے ان کی تعلیم کے نقصان کا کون ذمہ دار ہوگا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ پھر کبھی نہیں ٹھہرے، ساری زندگی پھر کبھی احمدیہ ہوسٹل نہیں ٹھہرے۔ لیکن سالہا سال بعد ایک دفعہ آپ نے اس بات کا ذکر فرمایا اور کہا کہ تمہیں میں بتاتا ہوں کہ ان کی تعلیم کا کون ذمہ دار تھا۔ تم سارا تعلیمی ریکارڈ دیکھو جس زمانے میں میں جا کے ٹھہرا کرتا تھا، جس زمانے میں تم سمجھتے تھے کہ وہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں اس زمانے میں اتنے ہوشیار طالب علم نکلے ہیں کہ چوٹی کے نام پیدا کرنے والے علم کی دنیا میں اسی دور کی پیداوار ہیں اور حوالے دئے، نام لئے۔ دیکھو فلاں اس زمانے میں طالب علم تھا اور دیکھو اس نے علم میں اتنی ترقی کی، فلاں اس زمانے کا طالب علم تھا دیکھو اس نے علم میں کتنی ترقی کی۔ اور فرمایا جب سے میں نے جانا چھوڑا ہے اب احمدیہ ہوسٹل کا حال دیکھ لو اکثر نکموں کا ہوسٹل بنا ہوا ہے، شاذ ہی کوئی ہو جو اچھے نمبروں میں پاس ہو۔ نکمے، بے کار، وقت ضائع کرنے والے لڑکے جن کو نہ دین ملا نہ دنیا۔ لیکن ہر ایک پر یہ بات چسپاں نہیں ہوتی، استثناء تھے۔ اور مختلف وقتوں میں جب احمدیہ ایسوسی ایشن کا قیام ہوا تو پھر احمدیہ ہوسٹل کی حالت کچھ سدھر گئی۔ لیکن یہ پھر کبھی نہیں ہوا کہ احمدیہ ہوسٹل کے طالب علم، علم کی دنیا میں ایک غیر معمولی نام پیدا کر سکیں۔ بس گزارے کی باتیں تھیں جو آخر تک اسی طرح چلتی رہیں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ طالب علم جو دین کی خدمت کے لئے اپنا وقت نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کو تعلیمی نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔

اب گزشتہ سال جب امتحانوں کے نتائج نکلے تو بہت سے ایسے نوجوان جو دن رات ایم ٹی اے میں رہتے تھے ان کی راتیں بھی وہاں بسر ہوتی تھیں، ان کو کھانے کی بھی ہوش نہیں تھی وہ Two One لے کر پاس ہوئے جو غالباً وہاں کا بہترین معیار ہے۔ اور میں حیران رہ گیا دیکھ کر کہ سب نے چوٹی کے نمبر حاصل کئے ہیں اور طالب علم جو کچھ خدمت میں رہے اور پھر اجازت لی کہ اب ہم پر امتحان کا دباؤ آ گیا ہے، وقت قریب ہے اس لئے ہمیں معذور سمجھا جائے، ہم مزید خدمت نہیں کر سکتے وہ فیل ہو گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے وہ نمونہ پھر دکھایا اور بتایا کہ یہ کوئی ماضی کا اتفاقی حادثہ نہیں تھا، آج بھی میں ہی احمدی خدمت کرنے والے طالب علموں کا محافظ ہوں، ان کی غیرت رکھتا ہوں، ان کی غیر معمولی مدد کرتا ہوں اور کوئی عقل دنیا کی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ہو کیسے سکتا ہے۔ دن رات وہ دین کی خدمتوں میں مصروف رہیں، بھوکے پیاسے، راتوں کو آ کر صبح تک بیٹھے رہیں اور پھر صبح کی نماز پڑھ کر رخصت ہوں۔ ان کے ہاتھ میں کوئی کتاب بھی دکھائی نہیں دیتی مگر جب امتحان آتا ہے تو اعجازی طور پر اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرماتا ہے۔

پس ہم جن نشانوں کی باتیں کرتے ہیں وہ کوئی فرضی تعریف کی باتیں نہیں، وہ کوئی دور کے قصے نہیں، یہ آنکھوں دیکھے سامنے کے رونما ہونے والے واقعات ہیں۔ پس آپ کو کیا اس میں عذر ہے، کیا تردد ہے، کیوں آپ بھی خدمت دین کے لطف نہیں لیتیں اور خدمت دین کے ساتھ اپنی علمی ترقی کے سامان پیدا کرنے کی فکر نہیں کرتیں۔ علمی ترقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوا کرتی ہے۔ دماغ خدا ہی کی طرف سے روشن ہوتے ہیں۔ دماغوں میں طاقت کے مضمون کو صحیح سمجھیں۔ جب تک خدا سے توفیق نہ ملے یہ طاقت نصیب نہیں ہوا کرتی۔ یہ میں نہیں کہتا کہ تعلیم کو چھوڑ دیں اور پھر خدمت دین کریں۔ میں یہ کہتا ہوں خدمت دین ضرور کریں اور تعلیم کو حتی المقدور جس حد تک توفیق ہے ساتھ ساتھ جاری رکھیں اس سے آپ کو نقصان کوئی نہیں ہوگا بلکہ غیر معمولی فائدہ ہوگا اور خدمت دین کے نتیجے میں جو تسکین ملے گی اس کا خدمت دین نہ کرنے والے تصور بھی نہیں کر سکتے۔

وہ احمدی بچیاں جو خدمت میں مصروف ہیں آپ ان کے چہرے دیکھیں آپ حیران ہونگی کہ ان کو قطعاً وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ وہ دنیا کی لذتوں سے محروم ہوئی ہیں۔ دنیا کی لذتیں ان کی آنکھوں کے سامنے آتی ہیں بالکل حقیر ہو کر ذلیل اور رسوا ہو کر دکھائی دیتی ہیں۔ کوئی دلچسپی ان میں پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ عظمت کردار نیکیوں کو اپنانے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک انسان جانتا ہے کہ میں اعلیٰ اخلاق پر قائم ہو گیا ہوں جب ایک انسان جانتا ہے کہ میں ایسی باتیں کر رہا ہوں جس سے بنی نوع انسان کو فائدے پہنچ رہے ہیں تو اس کے نتیجے میں اس کا دل اس کی جزا بن جاتا ہے۔ اس کے دل میں ہمیشہ ایک قسم کی طمانیت کی لہریں دوڑتی ہیں اور وہی اس کی جنت بن جاتا ہے۔ پس وہ جنت کے وعدے جو دوسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو دور کی باتیں ہیں خدا تعالیٰ اپنے جنت کے وعدے اپنے مخلص بندوں کو اس دنیا میں ہی عطا کر دیتا ہے، اس دنیا میں ان کے حق میں پورے فرما دیتا ہے۔ اور آپ تجربہ کر کے دیکھیں اور پھر آپ سمجھیں گی کہ کیا نئی دنیا ہے جو آپ کو عطا ہوئی ہے۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ قرآن کریم جب فرماتا ہے کہ ہم خلق آخر عطا کر دیتے ہیں ایک انسان کو جب اس پر خدا کی طرف سے آسمانی تعلیم کا نور اترتا ہے ایک نئی زندگی نصیب ہوتی ہے اور ایک نئی مخلوق اس میں سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے جس کی پہلی مخلوق سے کوئی نسبت ہی نہیں رہتی۔ پس آپ سب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ مادہ موجود ہے، وہ صلاحیتیں موجود ہیں۔ ان صلاحیتوں کو فروغ دیں، ان کی مدد کریں کہ یہ اٹھ کھڑی ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ اسی طرح ممکن ہے کہ آپ خدمت دین کی راہیں تلاش کریں اور پھر ان کو اپنی ذات کی لگن بنا لیں، آپ کی فکر ہو جائیں۔ آپ کو دن رات یہی ایک فکر لاحق رہے کہ فلاں کام اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا، اس طرح ہونا چاہئے تھا میں پوری طرح نہیں کر سکی۔ یا میں فلاں طریق سے اس کام کو کروں تو زیادہ بہتر کروں گی۔ پس سوچوں میں دین کی فکریں اس طرح مل جائیں جیسے عموماً لوگوں کی ذاتی فکریں ان کی سوچوں میں مل جاتی ہیں۔ یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجے میں پھر دین کے تروتازہ پودے نشوونما پاتے ہیں۔ اور ہر خدمت دین کرنے والے کو یہ تجربہ ہے کہ اس کی پہلے کی سوچوں اور بعد کی سوچوں میں زمین و آسمان کا فرق پڑ چکا ہے پہلے اگر اس کو فکر تھا اپنے بچوں کا، اپنے مال کا، اپنے کپڑوں کا، اپنی دوسری چیزوں کا تو اب اس کو یہ فکر لاحق ہوتا ہے کہ میں کس طرح زیادہ وقت دے کر کس اعلیٰ طریقے پر دینی کاموں کو سنوار سکوں اور انہی فکروں میں مبتلا راتوں کو وہ سوتا ہے۔ انہیں فکروں میں مبتلا وہ خوابیں دیکھتا ہے۔ انہی فکروں میں مبتلا وہ آنکھیں کھولتا ہے اور صبح دن کا کام شروع کرتا ہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو پھر آپ یقین جانیں کہ آپ خدا کے امن کے ہاتھوں میں آ گئے ہیں۔ پھر آپ یقین جانیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس محفوظ مقام پر پہنچ گئی ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوا کرتا ہے۔ اور وہ امن ایسا ہے جو پھر دائمی امن ہے پھر کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔ بسا اوقات اس دور پہ پہنچ کر ایک نیا تجربہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کے وہ کام جو آپ پہلے کوشش کر کے بھی کرنا چاہتے تھے اور ہوتے نہیں تھے جب اپنے فکروں کو خدا کے لئے وقف کر دیں تو پھر وہ کام از خود ہونے لگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی رستہ نکال ہی دیتا ہے تو یہ ایک ایسا حل ہے جو بیک وقت دینی مسائل کو بھی حل کرتا ہے اور دنیاوی مسائل کو بھی حل کرتا ہے۔

یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا تعلق اس دعا سے ہے کہ "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا کی حسنہ بھی عطا فرما اور آخرت کی حسنہ بھی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اس میں اگرچہ دنیا کی حسنہ پہلے مانگی گئی ہے مگر دنیا کی حسنہ اس لئے پہلے مانگی گئی ہے کہ دنیا کی زندگی پہلے ہے ورنہ ایسے بندے جو خدا سے حسنہ مانگتے ہیں اور خدا کے ہو چکے ہوں ان کا اول مقصود حسنہ آخرہ ہوا کرتی ہے۔ اور آخرت کی حسنہ مانگیں تو پھر دنیا کی حسنہ ان کے لئے امن بنتی ہے ورنہ آخرت اگر ثانوی معنے رکھے اور دنیا اولیت اختیار کر لے تو اس کی یہ دعا بے کار چلی جاتی ہے اور دنیا کی نعمتیں جو ان کو ملتی ہیں وہ ان کے لئے ابتلا بن جاتی ہیں، ان کے لئے روحانی خطرات لے کر آتی ہیں بجائے اس کے کہ ان کو امن پہنچائیں یا امن کی حالت عطا کریں۔ پس اس پہلو سے یہ دعائیں کرتے ہوئے اس تجربے میں آپ شریک ہوں۔

اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر ممکن ہو تو لجنہ کو چاہئے کہ وہ جو نئے پروگرام میں نے ہالینڈ کے لئے دئے ہیں ان کی ویڈیو یا آڈیو کیسٹ ہر ایک لجنہ کی ممبر کو سنائی جائے۔ یہ یقین کر لیا جائے کہ کوئی بھی باقی نہیں رہی۔ وہ انشاء اللہ ایم ٹی اے پر بھی دکھائی جائے گی مگر آپ میں سے اکثر کے پاس شاید ایم ٹی اے کے دیکھنے کا انتظام نہ ہو اور دوسرے کام ایسے ہوتے ہیں کہ ایم ٹی اے کا پروگرام جو چوبیس گھنٹے چل رہا ہے ناممکن ہے کہ اس کے ہر پہلو کو آپ دیکھ سکیں اور کبھی سرسری طور پر گھنٹہ دو گھنٹے ایک دن دیکھ لیا، کبھی دوسرے دن مگر معین پروگرام کا وقت جب تک پہلے معلوم نہ ہو اس وقت تک انسان اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے یہ بھی لجنہ کو چاہئے کہ ایم ٹی اے والوں سے یہیں رابطہ کریں اور ان سے کہیں کہ آپ ہالینڈ میں دی گئی ہدایتوں سے متعلق پروگرام کو معین تاریخوں میں ہمیں پہلے بتا کر پھر نشر کریں اور ایک دفعہ نہ کریں بلکہ ایک سے زائد مرتبہ مختلف اوقات میں کریں تاکہ جن کو جس وقت سہولت ہو وہ اس وقت اسے دیکھ سکیں۔ اس طرح آپ کو یہ مشکل درپیش نہیں ہوگی کہ بہت سی ویڈیوز بنائیں گھروں میں پہنچائیں جبکہ وہاں ویڈیو دیکھنے کا شاید انتظام بھی کوئی نہ ہو۔ تو ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھانے کا یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔ ان سے آپ یہاں رابطہ کر سکتی ہیں اور پھر میں امید رکھتا ہوں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
New
Ar-Raheem
JEWELLERS
Khurshid Market, Hyderi.
Karachi.
Phone: 664-0231, 664-3442
Fax: (92-21) 664-3299

خطبہ جمعہ

جماعت کی مالی قربانی کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ساری جماعت پر جو فضل نازل فرمائے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔

تحریک جدید کے ۹ کروڑ ۲۲ لاکھ کے وعدوں کے مقابل پر ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کی وصولی

(تحریک جدید کے مختلف دفاتر کے نئے مالی سال کا اعلان)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۹۶ء مطابق ۸ نبوت ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ کَرِیْمٌ (۱۲)
یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰىکُمُ الْیَوْمَ
جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۳)

(سورہ الحدید: ۱۲، ۱۳)

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے یہ آج کے خطبے کی تمہید بنیں گی کیونکہ آج تحریک جدید کی مالی قربانی سے متعلق خطبہ دینا ہے اور نئے سال کا آغاز کرنا ہے۔ مالی قربانی کی روح کو جس طرح قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر پیش فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ آیت ہے جو ایک نئے عجیب انداز میں قرآن کریم کا مالی قربانی کا فلسفہ پیش فرماتی ہے اور دراصل یہ فلسفہ ایک دنیاوی فلسفے کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ عام طور پر ان آیات کا ترجمہ تو کیا جاتا ہے مگر جن مضامین سے ان کا تقابل ہے ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

"من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً" کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے "فیضعفہ لہ ولہ اجر کریم" وہ اس قرضے کو اس کے لئے بڑھا دے اور پھر اجر کریم اس کا باقی رہے۔ یعنی قرضے کو بڑھانا اس قرضے کی جزا نہیں ہوگا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ جب بھی کچھ لیتا ہے بڑھا کر ہی دیتا ہے تو اس کا سب حساب چکا دیا جاتا ہے۔ اسے اس سے بڑھ کر دیا جاتا ہے جو اس نے دیا، بہت بڑھ کر دیا جاتا ہے۔ اور اجر کریم پھر بھی باقی ہے، وہ معزز اجر جو اس کو باقی دنیا کے خدمت کرنے والوں سے ممتاز کر دے گا۔ تجارت میں روپیہ لگانے والوں سے ان کا مقام کہیں سے کہیں بڑھا دیتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قرضہ حسنہ کی خدا کو ضرورت کیا ہے۔ جو دینے والا ہے جو عطا کرنے والا ہے جو بڑھا کر دیتا ہے پھر بھی حساب نہیں چکاتا، بند نہیں کرتا کھاتہ، کہتا ہے میرے علم میں بہت کچھ تمہارے لئے باقی ہے۔

تو دراصل اس مضمون کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کے ان احکامات پر غور کرنا چاہئے جو سود کی مناہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم نے سود کے نظام کی جڑیں اکھیڑ دی ہیں اور ہرگز مومن کو اجازت نہیں کہ اپنا روپیہ اس شرط پر کسی کو دے کہ وہ بڑھا کر واپس کرے۔ اب اس کا متبادل ایک عام تجارت بھی ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کو تجارت کا فن نہیں آتا، ہر شخص اپنے روپے کا بہترین مصرف نہیں جانتا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ روپے کا ایسا مصرف بند فرما دے جس کے نتیجے میں آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ وہ روپیہ بڑھ رہا ہے اور عملاً جن ہاتھوں میں وہ روپیہ بڑھتا ہے وہ اسے گھٹانا بھی جانتے ہیں اور نتیجۃً ہمیشہ گھٹتا ہے، بڑھتا نہیں۔ اس سودے سے آپ کو بچایا ہے خطرناک ضیاع سے آپ کو بچا لیا یہ حکم دے کر کہ سودی کاروبار میں داخل نہ ہونا تم جتنا روپیہ بینک میں رکھو گے تم سمجھو گے کہ بڑھ رہا ہے مگر جب ایک عرصے کے بعد اصل حقیقتوں سے اس بڑھی ہوئی رقم کی قدر کا مقابلہ کرو گے تو ہمیشہ گھاٹا پاؤ گے۔ آج ایک لاکھ روپیہ بینک میں رکھاتے ہیں آج ایک لاکھ روپیہ کا مکان بھی خرید سکتے ہیں اور جو مختلف قسم کی مصنوعات ہیں یا ایگریکلچر کی PRODUCE ، زراعتی جو بھی پھل اور سبزیاں اور گندم اور جو کچھ بھی زراعت میں پیدا ہوتا ہے میرا مطلب ہے زراعتی پیداوار اس کو بھی خرید کے دیکھ سکتے ہیں کہ ایک لاکھ میں کتنا آتا ہے چھ سال میں جب آپ کا روپیہ دگنا ہو چکا ہوگا جو بینک میں پڑا پڑا دگنا ہوا ہے تو وہی مکان خریدنے کی کوشش کریں جو چھ سال پہلے آپ ایک لاکھ میں خرید سکتے تھے اس کی بسا اوقات سوائے اتفاقی حادثات کے وہ مکان آپ کے ہاتھ سے آگے جا چکا ہوگا۔ جو کچھ آپ مصنوعات یا پیداوار کی صورت میں چیزیں خرید سکتے تھے چھ سال پہلے، چھ سال کے بعد دو لاکھ میں وہ نہیں خرید سکیں گے اور انفلیشن کا جو ریٹ ہے جو اس کی رفتار ہے وہ سود کی بڑھتی ہوئی آمد سے ہمیشہ تیز ہوتی ہے کیونکہ یہ جمع ہوتی چلی جاتی ہے۔ سود کی رفتار تو فکسڈ ہے یعنی اگر دس فیصدی آپ کو ملے گا وہ تو دس فیصدی ملتا نہیں۔ یہ دگنا ہونے کی بات بھی زیادہ سے زیادہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں عملاً دینے کے ہاتھ اور ہیں اور لینے کے ہاتھ اور ہیں۔ اور اگر بڑھ بھی جائے تو انفلیشن اکثر اوقات سوائے بعض اقتصادی حادثات کے وہ میں بحث نہیں چھیڑ رہا اس وقت اس کا تفصیلی جائزہ لینے کے باوجود بھی یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ سود سے جتنا روپیہ آپ کا بڑھتا ہے طبعی ذرائع سے جو روپے کی قیمت کم ہو رہی ہے وہ بڑھوتی کو کم کر کے نیچے اتارے گی، آگے نہیں بڑھا سکتی۔ اس لئے وہ لوگ جو احمدی مجھ سے پوچھتے ہیں میں ان کو REAL ESTATE کا جب مشورہ دیتا ہوں تو امر واقعہ یہ ہے کہ REAL ESTATE اگر گر بھی جائے یعنی جائیداد تو اس عرصے میں کچھ نہ کچھ وہ دے رہی ہوتی ہے اور وہ کل جو آمد ہے وہ سود سے بہرحال زیادہ ہے۔

مگر قرآن کریم نے جو نظریہ پیش فرمایا ہے وہ اور ہے۔ ہر بچانے والے کا روپیہ اس قابل ہوتا ہی نہیں کہ تجارت میں لگایا جا سکے۔ سرمایہ کاری کے لئے کچھ بنیاد تو ہونی چاہئے اور کچھ عقل بھی ہونی چاہئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وہ مشورہ نہیں دیا جو خطرات سے خالی نہیں ہے۔ بظاہر ایک منافع سے روکا جو منافع تھا ہی نہیں۔ حکم وہ دیا ہے جو آپ سمجھتے ہیں ہمارے مقصد کے خلاف ہے حالانکہ آپ کے مقصد کی حفاظت کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن اپنے زعم میں آپ سمجھتے ہیں اوہو اگر ہم روپیہ لگا دیتے نا سود پر، بینک میں رکھتے تو اب تک پتہ نہیں کتنا ہو جانا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بےوقوفی نہ کرو، ہم تمہیں اس سے بہتر ایک قرض کا نظام دکھاتے ہیں، ہمیں قرض دے دیا کرو۔ اب یہاں جب آپ ہیچ کے قرض کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو کتنا خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

وہ جس نے قرض سے روکا تھا، ایک غلط قرض سے روکا تھا اس نے اپنے ذمہ قرض وصول کرنا لے لیا اور فرمایا ہمیں کیوں نہیں دے دیتے قرضہ حسنہ۔ تم سمجھتے ہو قرضہ حسنہ نقصان کا سودا ہے اور واقعۃً دنیا کے کاروبار میں جہاں سودی نظام ہو وہاں نقصان ہی دکھائی دے رہا ہے۔ فرمایا ہمارا بھی تو ایک روحانی بینک کھلا ہے تم اس میں قرضہ حسنہ دے کے دیکھو تم سے کیا ہوتا ہے۔ جتنا دو گے اس سے بہت زیادہ بڑھا کر ہم تمہیں واپس کر دیں گے اور پھر ہم کہیں گے ابھی اجر باقی ہے اور اجر بھی وہ باقی ہے جو کریم ہے۔ یہ جو نظام ہے اس کو تجربہ کرنے والوں نے ہمیشہ توقع سے بھی بڑھ کر کارفرما دیکھا ہے کبھی بھی اس میں غلطی نہیں ہوئی جو خدا کی خاطر اپنے روپیہ کی غلط سرمایہ کاری نہیں کرتے اس سے بچ جاتے ہیں ان کے روپے میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکتیں عطا فرماتا ہے۔

اور دوسرا جو اس کے علاوہ خدائی نظام کو قرض دیتے ہیں ان کی تو نسبتیں ہی بدل جاتی ہیں ان کی

کیفیات میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اتنی برکتیں ملتی ہیں کہ اس کا عام انسان جس کو تجربہ نہ ہو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جماعت کی مالی قربانی کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ساری جماعت پر جو فضل نازل فرمائے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور بڑھتا ہوا مالی قربانی کا رجحان بتا رہا ہے کہ خدا نے دیا تھا تو واپس کر رہا ہے پہلے تھوڑا قرض دیا تھا پھر اس سے زیادہ، پھر اس سے زیادہ، بڑھتے بڑھتے کہیں سے کہیں بات جا پہنچتی ہے۔ آج ایک مجلس سوال و جواب میں نثار صاحب آپ کے فنانس سیکرٹری جو یو۔کے۔ کے بڑی دیر سے فنانس سیکرٹری ہیں ماشاء اللہ، ان سے میں نے پوچھا کہ آپ کا کیا تجربہ ہے آپ نے کب چارج لیا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے ۸۰ء میں لیا تھا۔ میں نے کہا اس وقت جماعت کی مالی توفیق کیا تھی اور کتنا چندہ تھا تو انہوں نے کہا سارے چندے ملالیں طوعی، غیر طوعی، تحریک جدید، دوسرے، وصیت، تو ایک لاکھ سے زیادہ بجٹ نہیں تھا اس سال۔ اب عام بجٹ جو ہے وہ بڑھ کے بارہ لاکھ تک جا پہنچا ہے اور اس کے علاوہ طوعی چندے ہیں ایسے جو شمار کر لیں تو بات کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے۔ جو سال گزرا ہے اس میں جماعت نے جو مسجد کے لئے قربانی دی ہے اور دیگر طوعی چندوں میں حصہ لیا ہے جماعت یو۔کے۔ نے اس کا SUM TOTAL تین ملین کے قریب جا پہنچتا ہے۔ تو کہاں وہ ایک لاکھ اور ابھی ۸۰ء سے لے کر سولہ سال گزرے ہیں تو سولہ سال میں قربانی بڑھتے بڑھتے تین ملین تک خدا تعالیٰ نے توفیق بخش دی ہے اور جماعت کی آمد میں کمی نہیں ہوئی بلکہ بڑھ رہی ہے۔ نئی نسلوں سے خدا کا حیرت انگیز سلوک ہے۔ عجیب و غریب کاروبار ہیں اور لڑکے آ کے جب نوجوان مجھے باتیں بتاتے ہیں تو ہنستے ہیں کہ یہ ہوا کیسے؟۔ کہتے ہیں ہمیں تو سمجھ نہیں آتی کیا بات تھی۔ ایک نوجوان ملنے کے لئے آئے انہوں نے کہا مجھے امریکہ میں ایک نوکری ملی ہے اتنی زیادہ آمد ہے کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اتنی آمد ہے۔ میں نے کہا تم بڑے اچھے رہے ہوگے انٹرویو میں۔ انٹرویو، کیا خاک میں نے انٹرویو دیا۔ انٹرویو لینے والا اتفاق ایسا ہوا کہ وائس پریذیڈنٹ خود تھا اس نے دو باتیں کیں۔ اس نے کہا تم پاس ہو باقیوں کے Que لگے ہوئے تھے۔ انٹرویو دینے والوں کے بورڈ میں کتنے ہی آئے، ناکام ہوئے۔ اس نے دیکھا پہچان لیا کیونکہ وہ طاقت بھی رکھتا تھا اور فراست بھی، اس نے کہا باتیں کرو بس، چلو اب جاؤ بھاگو تم، پیش ہو جاؤ کام کے لئے اور جو اس کی Salary میں نے بھی سنی، میں آپ کو بتاتا نہیں اس کا ذاتی راز ہے، مگر میں حیران رہ گیا اور چونکہ جانتا ہے کہ اللہ کا فضل ہے وہ اس ارادے کا اظہار کر کے گیا کہ سوال ہی نہیں اب میرے لئے کہ چندوں میں کسی قسم کی کمی کروں، پہلے وہ حق ادا کروں گا خدا کے شکرانے کے طور پر پھر باقی کاموں میں، چیزوں میں برکت پڑے گی۔

اگلے سال کم سے کم سو ممالک کو تحریک جدید میں ضرور شامل کرنا ہے۔

تو یہ مالی نظام جو قرضے کا نظام ہے اس کو اس پہلو سے اس پس منظر میں سمجھیں گے تو سمجھ آئے گی ورنہ لوگ پاگل کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کو قرضے کی کیا ضرورت ہے، اللہ غریب ہے اللہ فقیر ہے؟ اور یہ پاگل پہلے بھی ہوتے تھے اب بھی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کہتے ہیں "ان اللہ فقیر و نحن اغنیآء" ہم اغنیاء ہیں اللہ فقیر ہے ہمارے پاس آئے ہیں پیسے دو۔ لیکن کیسے دیتا ہے، کیسے لیتا ہے اور پھر کیا سلوک فرماتا ہے وہ مضمون دیکھ لیں تو انسان حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ خدا کے سلوک کو دیکھ کر کوئی ایسی بےحیائی کا کلمہ تصور میں بھی لا سکے۔ جو لیتا ہے دیا بھی تو اسی نے تھا یہ بھی نہیں سوچتے بےوقوف۔ اور لیتا کیسے عذر رکھ کے، کیسی عزت نفس کو قائم کرتے ہوئے لیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا میں نے تمہیں دیا ہے مجھے واپس کر دو۔ یہ بھی کہتا ہے بعض جگہ لیکن اور رنگ میں، مجھے اس طرح واپس کرو کہ غریبوں کو دے دو۔ جہاں دین کی ضرورت ہے وہاں یہ ایک انداز ہے کہتا ہے قرضہ دو۔ تم قرضہ دیتے تو ہو لوگوں کو، تمہیں ایک قرضے سے منع کیا ہے اور ایک اور قرضے کا دفتر کھول رہا ہوں اور اس قرضے کے بعد پھر تمہیں کبھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ دو دو آنے دینے والوں کو خدا نے ایسی برکتیں دیں، ان کی اولادوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی ہے۔ اگر وہ یاد رکھیں کہ یہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آئے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔ عام طور پر لوگ اپنے خاندانوں کی ان عظیم قربانیوں کو جو نسبتاً بہت ہی معمولی تھیں اس طرح بھلا دیتے ہیں کہ اس دو آنے کی کیا بات۔ بچوں سے کرنی ہے یا چار آنے کی کیا بات کرنی ہے۔ یہ ان کو نہیں پتہ کہ وہ چار آنے اور دو آنے ہی ہیں جو اب لاکھوں کروڑوں بن گئے ہیں ان کے لئے۔ اور وہی مضمون ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے "من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفه له" اس کو بڑھا دیتا ہے "وله اجر کریم"۔ اجر کریم اس کے علاوہ اس کے لئے باقی ہے۔ تو اپنے بچوں کو یہ تو بتایا کریں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ خدا تعالیٰ کتنا بڑھاتا ہے اور کتنا بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

بعض خاندانوں سے میں اس خیال سے کہ ان کو یہ وہم نہ ہو کہ دنیا میں ترقی ہو رہی ہے سب باہر نکل رہے ہیں ترقیات ہر قسم کی مل گئی ہیں ہمیں بھی مل گئیں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے وہ رشتےدار جنہوں نے احمدیت کا انکار کیا اور آپ کے آباء جو احمدی ہوئے ان کو تکلیفیں دیں ان کی اولادوں کا کیا حال ہے۔ تو اکثر اوقات اچانک ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ کہتے ہیں انکی اولادوں کا تو حال ہی کوئی نہیں۔ کوئی ٹپری واس، کوئی فقیر، کوئی برا حال، کوئی قرضے لے لے کر بھاگا ہوا لوگوں کے، کوئی جیل میں زندگی بسر کر رہا ہے، نہ گاؤں میں عزت نہ باہر۔ یہ مطلب نہیں کہ دنیا کی عزتیں ساری احمدیت کے لئے ہیں، دنیا کی عزتیں احمدیت کے لئے ہیں لیکن اصل اجر کریم ہے۔ باقیوں کو بھی ملتی ہیں مگر اجر کریم سے محروم ہیں اور ان کو جو ملتا ہے وہ قانون قدرت کے مطابق عام جاری نظام ہے اس سے ملتا ہے۔ یہ جو عطا اور قرضے کا نظام ہے اس کے نتیجے میں صرف جماعت احمدیہ کو مل رہا ہے اور یہ باریک فرق اگر آپ اپنی اولادوں کو نہیں بتائیں گے تو آگے وہ کئی نیکیوں سے محروم رہ سکتے ہیں۔ اس لئے میں اکثر خاندانوں سے ملاقات کے وقت پوچھتا ہوں تم نے اپنے آباؤ اجداد کا کوئی ذکر کیا بچوں سے۔ بعض دفعہ ان کو بھی نہیں پتہ ہوتا، شرمندہ ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ میں ان کو بتاتا ہوں۔ میں نے کہا آپ کو میں بتاتا ہوں کہ آپ کے باپ کون تھے، آپ کے دادا کون تھے، آپ کے نانا کون تھے اور ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔

پس یہ وہ اعلیٰ اقدار ہیں جن کا ذکر تفاخر کے طور پر نہیں، انکسار پیدا کرنے کے لئے کرنا ہے۔ تفاخر اور انکسار میں بڑا فرق ہے۔ پرانے لوگ اپنے آباؤ اجداد کی باتیں فخر سے بیان کرتے ہیں خواہ آگے اولادیں ان سب نیکیوں سے محروم رہ گئی ہوں اور کہتے ہیں وہ ہمارے بڑے تھے اور جب آپ ان کی قربانیوں کا ذکر کریں گے کہ دو آنے دیئے تھے یا چار پیسے دیئے تھے یا چادر اتار دی تھی تو اس سے تفاخر کیسے پیدا ہو سکتا ہے، اس سے سوائے انکسار کے کچھ پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ تو وہی مضمون ہے جو ایاز اور محمود کا مضمون ہے۔ ایاز جب اپنے پرانے کپڑے دیکھتا تھا تو فخر کے لئے تو نہیں دیکھتا تھا۔ ان گلے سڑے کپڑوں میں، اس ٹوٹے ہوئے صندوق میں کیا بات تھی جو ایاز کو کھینچے لئے چلی جاتی تھی۔ راتوں کو چھپ کر جاتا تھا، دیکھتا تھا انکسار کی خاطر، اسلئے کہ کہیں میں بھول نہ جاؤں شاہی انعامات کے نتیجے میں کہ یہ میرا آغاز تھا یہ میری طاقت، جو کچھ بھی پونجی تھی یہی کچھ تھا ان کپڑوں سے نکلا ہوں تو شاہی محلات میں جا کے خلعتیں عطا ہوئی ہیں۔ تو تحریک جدید کی جو یادیں ہیں وہ بھی دراصل ایاز کی پونجی کی یادیں ہیں۔ لیکن ایاز کی پونجی تو گل سڑ گئی، ان بزرگوں کی پونجی گلی سڑی نہیں وہ بڑھتی چلی گئی ہے۔ اور آج آپکے تفاخر، آپکی جو بھی چیزیں ہیں اگر آپ ان کو یاد نہیں رکھیں گے تو پھر آپ میں فخر پیدا ہوگا، اگر اپنے آباؤ اجداد کی قربانیوں کو یاد رکھیں گے تو کبھی کوئی فخر کا سوال نہیں۔

یہ مضمون میں اس لئے تحریک جدید کے اعلان سے پہلے بیان کر رہا ہوں کہ اب جو میں اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھوں گا آپ حیران رہ جائیں گے کہ جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے لیکن اپنا وہ پرانا بکس نہ بھولنا جس میں آپ کے پرانے کپڑے ہیں کہ ان کپڑوں نے ہی برکت بخشی ہے انہی عظیم بزرگوں کی قربانیاں ہیں جو اب یہ رنگ لائی ہیں اور ابھی آپ میں بہت گنجائش ہے۔ ان میں تو جتنی تھی وہ ساری پوری کر دی تھی انہوں نے، غریب لوگ تھے اس سے زیادہ کی طاقت ہی نہیں تھی۔ مگر جماعتوں میں جہاں میں ذکر کروں گا بہت عظیم قربانیاں ہیں مگر اس کے باوجود ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو میری نظر میں بھی ہے اور نظر میں نہیں بھی ہے جس کو استطاعت زیادہ ہے اور ابھی تک وہ اپنی استطاعت کے مطابق قربانی نہیں کر رہے۔ جب کوئی اچھا منتظم آ کر ان کے دلوں میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے قربانی کی روح ان کے اندر از سر نو زندہ ہونے لگتی ہے تو پھر خدا کے فضل سے ان جیبوں میں سے بہت کچھ نکل آتا ہے جو پہلے خالی دکھائی دیتی تھیں۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر، پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلی فون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL : 04504-201

FAX & TEL : 04504-202

تو ابھی بھی ان سب عظمتوں کے باوجود جو قربانی میں ہم نے حاصل کیں ان پہلی نسلوں کی قربانی کا ہم مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ جس خلوص اور محبت اور پیار سے اپنی اس ساری توفیق کو استعمال کرتے ہوئے انہوں نے قربانیاں دی ہیں اب بھی ہیں مگر نسبتاً کم ہیں "ثلة من الاولین و قلیل من الاخرین"۔ پہلوں میں بہت بڑی جماعت تھی اب آخرین میں نسبتاً تھوڑے ہیں۔ مگر اس کے باوجود چونکہ خدا نے ہمارے پردے ڈھانک دیئے ہیں ہمارے اخلاص کو غیر معمولی عظمت بخشی ہے اور دنیا میں اس کا رعب قائم کر دیا ہے اس لئے یہ جو اعداد و شمار ہیں یہ آپ کو حیران کر دیں گے کس طرح خدا تعالیٰ ترقی پر ترقی عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ صرف مالی پہلو نہیں ہے، اجر کریم کی بات جو خدا نے فرمائی ہے اس کا بھی ذکر سن لیں۔

"یوم تری المومنین والمؤمنٰت یسعیٰ نورھم بین ایدیھم و بایمانھم بشرٰکم الیوم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خلدین فیھا ذالک ھو الفوز العظیم" مالی ترقی کا وعدہ کرکے پھر آگے تفصیل بیان نہیں فرمائی وہ معمولی بات ہے، دنیا کی بات ہے۔ اجر کریم کا مضمون پھر آگے شروع کر دیتا ہے۔ فرماتا ہے جس دن تو مومنوں کو دیکھے گا اور مومنات کو "یسعیٰ نورھم بین ایدیھم و بایمانھم" ان کا نور ان کے آگے آگے بھاگے گا اور ان کے دائیں طرف بھی۔ دائیں طرف کیوں؟ اس لئے کہ جنت کا ذکر ہو رہا ہے، جنت میں دائیں طرف ہی ہے۔ کیونکہ بائیں طرف دنیا کی مظہر ہے۔ دنیا کی نعمتیں تو خدا دنیا میں ادا کر چکا ہو گا اس لئے ان کا ذکر نہیں چھیڑا اب۔ اب اجر کریم کی بات ہو رہی ہے اس میں نور جو ہے وہ آگے آگے بھاگے گا اور دائیں طرف یعنی دینی پہلو سے ان کی روشنی دکھائی دینے لگے گی اور دنیاوی پہلو سے وہ اگر نظرانداز بھی ہو گئے تھے دنیا میں تو جن کا نور آگے آگے بھاگے اور دائیں طرف روشن ہو ان کو کون ہے جو نظرانداز کر سکتا ہے۔ وہی ہیں جو دکھائی دینے والے ہیں۔

اب جگنو کی دم سے کوئی تھوڑی سی روشنی پیدا ہوتی ہے پھر بھی اندھیری راتوں میں وہ اچھی لگتی ہے تو وہ نور جو آگے آگے بھاگ رہا ہو اور دائیں طرف یعنی اعلیٰ اقدار کو، روحانی اقدار کو اس نے روشن تر کر دیا ہو۔ یہ اجر عظیم ہے یا اجر کریم ہے جس کا قرآن کریم نے وعدہ فرمایا "بشرٰکم الیوم" آج کے دن تمہیں خوشخبری ہے "جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر" یہ باغات ہیں جن کے نیچے، جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں "خلدین فیھا" یہ خدا کے بندے جو قرضہ حسنہ دیں گے خدا کو، ہمیشہ اس میں رہیں گے "ذالک ھو الفوز العظیم" یہ فوز عظیم ہے نہ کہ وہ چار پرسنٹ یا دس پرسنٹ کی کمائی ہوئی تمہاری چیزیں، ان کی حقیقت کیا ہے اس کے مقابل پہ۔ وہ تو عارضی زائل ہونے والی، باطل ہونے والی چیزیں تھیں سارے قرضے تمہارے اتار کر اس سے ھزاروں گنا زیادہ بھی خدا دے دے گا تو یہ خدا پہ قرض باقی رہے گا پھر۔

یہ قرضہ حسنہ جس کی طرف قرآن نے ہمیں بلایا اور اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ اس طرف اس مادی دنیا کو بلائیں اور انہی میں سے پھر لوگ زندہ ہو ہو کر آپ کے گرد جمع ہوں دنیا کے کونے کونے سے خدا کی پاک روحیں اکٹھی ہوں اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے اس نظام قرض میں داخل ہو کر اس کے حیرت انگیز پھل دیکھیں، کھائیں اور دوسروں کو کھلائیں۔ تحریک جدید کی برکتوں سے جو کچھ دنیا کو فیض پہنچ رہا ہے یہ وہ پھل ہیں جو اس دنیا میں مل رہے ہیں اور ان پھلوں کا بھی یہی قصہ ہے ہم سمجھ رہے ہیں بڑے پھل مل گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن تمہیں جب اصل پھل ملیں گے تو تم کہو گے ہاں ہمیں دنیا میں ملے تھے لیکن یہ وہ نہیں ہیں ملتی جلتی چیزیں تھیں۔ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ یہ کیا چیزیں ہیں یہ ان سے بہت زیادہ بڑی نعمتیں ہیں اور یہ اجر عظیم یا اجر کریم ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پس اس پہلو سے مالی قربانی کوئی ایسی چیز نہیں جو مادی طور پہ منافع بخش ہو یا وہ مقصود ہو۔ اگر وہ مقصود ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا مجھے سود پہ روپیہ دو صاف ظاہر ہے کہ مومن کی نیت میں قرضہ حسنہ لازماً رہنا چاہئے اور زیادہ لینے کی نیت کے ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ جو پہلوں نے دیا تھا اس طرح دیا تھا۔ اب ایک اور امتحان درپیش ہوتا ہے دینے والے کو وہ اگر زیادہ لینے کی نیت سے دے گا تو اس دنیا میں تو اسے مل جائے گا مگر پھر اجر کریم نہیں ملے گا کیونکہ وہ قرضہ حسنہ نہیں تھا۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو قرضہ حسنہ نہیں دیتے، خدا کو سود پہ رقم دیتے ہیں ان معنوں میں کہ ان کا تجربہ ہے جب دیتے ہیں ضرور زیادہ ملتا ہے تو ان کو دنیا میں مل تو جاتا ہے مگر اجر عظیم یا اجر کریم کا وعدہ، فوز العظیم اور اجر کریم کا وعدہ ان کو نہیں ملتا۔

اللہ کی مرضی ہے احسان کے طور پہ جو چاہے کر دے اس کی رحمتوں کی راہ میں تو کوئی قدغن نہیں لگا سکتا یعنی یہ مراد ہرگز نہیں مگر عام دستور کے مطابق، عقل کے تقاضوں کے مطابق یہی دکھائی دیتا ہے کہ جو اس دنیا کو چاہتے ہوئے دے گا اس کو دنیا ہی ملے گی اور جو زائد ملے گا وہ فضل کی باتیں ہیں اس قانون قرض کی باتیں نہیں جس کا مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تو یہ یاد رکھیں جب دیں تو قرضہ حسنہ کے طور پہ دیں، سود کے طور پہ نہ دیں اور قرضہ حسنہ کے طور پہ دیں گے تو یہ سب کچھ ہوگا جو میں بیان کر رہا ہوں۔ پھر ناممکن ہے کہ یہ کچھ نہ ہو۔ اگر سود کے طور پہ دیں گے تو ممکن ہے خدا زیادہ کر دے ممکن ہے سب کو رد ہی کر دے کہ گندا سودا ہے۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ کلیتاً رد فرما دیتا ہے آپ کے ہاتھ سے تو نکل گیا مگر پھر وہ اصل بھی واپس نہیں آئے گا کیونکہ جو فاسد سودے ہوں ان کی ادائیگی ضروری نہیں ہوا کرتی۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس روح کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت مالی قربانی میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔

اب میں اعداد و شمار کی دنیا میں اترتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دفتر اول کے باسٹھ سال پورے ہوئے اور تریسٹھویں سال میں داخل ہو رہا ہے یعنی باسٹھ سال پہلے تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا اور آج بھی اول دفتر میں شامل لوگ زندہ موجود ہیں میں بھی ان میں سے ایک ہوں اللہ کے فضل سے، میں بھی ان میں سے ایک ہوں اور بھی بہت سے ہیں اور دفتر اول ابھی تک جاری ہے اور جو فوت ہو گئے ان کی طرف سے جو زندہ ہیں انہوں نے ان کے کھاتوں کو زندہ کر دیا۔ اس لئے اس پہلو سے تو یہ دفتر اب کبھی نہیں مرے گا ہمیشہ انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ اس کا ۶۳واں سال شروع ہو رہا ہے۔ دفتر دوم جو بعد میں قائم کیا گیا اس کا باون واں سال ہے یعنی دس سال کے بعد پھر دفتر دوم کا آغاز ہوا یعنی پہلا رجسٹر بند اور نیا رجسٹر شروع ہو گیا۔ پھر دفتر سوم کے بتیس سال ہو چکے ہیں یعنی دس کی بجائے بیس سال بعد ایک دفتر سوم کا آغاز ہوا۔ پھر دفتر چہارم کے گیارہ سال ہوئے ہیں یعنی یہ وہ دفتر جو میں نے شروع کیا تھا کہ پہلے کھاتے بند اور نئی نسلوں کی خاطر ایک اور دفتر کھولا تھا یہ سب اگلے سال میں داخل ہو رہے ہیں اب۔

تہتر ممالک کی رپورٹس آئی ہیں جبکہ گزشتہ سال ان ممالک کی تعداد کم تھی اور امسال میں نے ہدایت کی ہے کہ اگلے سال کم سے کم سو ممالک کو تحریک جدید میں ضرور شامل کرنا ہے۔ اول تو یہ ٹارگٹ، یہ ہدف سامنے رکھنا چاہئے کہ اگر ایک سو چون ممالک میں احمدیت ہے تو کیوں ایک سو چون ممالک تحریک میں شامل نہ ہوں۔ چندہ عام میں تو خدا کے فضل سے بہت سے نئے ممالک، نئے آنے والے بڑی ہمت کے ساتھ اور عزم کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ جو چندہ پورا نہیں دے سکتے بعضوں کی درخواستیں بھی آئی ہیں کہ ہم ابھی حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں ہمیں نصف شرح سے اجازت دی جائے تو ان کے اندر یہ مالی نظام کی اہمیت پیدا ہو گئی ہے کہ اگر کم دینا ہے تو کم دیں مگر پوچھ کر کم دیں۔ تو یہ جو دفاتر ہیں یہ اب سارے تو ہر جگہ پھیل نہیں سکتے جو وفات پا گئے وہ تو گزر گئے مگر نئے ممالک میں کم سے کم آخری دفتر کا اجراء لازم ہونا چاہئے اور اب آخری کا ہوگا کیونکہ اب جو کھاتہ نیا کھلے گا اس میں وہی آئیں گے جو نئے آنے والے ہیں تو مجھے امید ہے ہر کوشش جماعت کی پھل لاتی ہے صرف توجہ کی بات ہے۔ اب تو وہی حساب ہو گیا کہ درخت پھلوں سے لدا پڑا ہے ذرا سا ہلا دو بس اس سے زیادہ تم نے کوئی کام نہیں کرنا۔ جو بھی تحریکیں میں نے کی ہیں ان کا یہی نتیجہ دیکھا ہے کہ جماعت نے صرف درخت ہی ہلائے ہیں اور پھل پہلے سے تیار خدا نے کئے ہوئے تھے وہ گرتے ہیں ان کو جھولیوں میں بھر لینا ان کو سمیٹنا، صاف ستھرا رکھنا، ان کی حفاظت کرنا دشمنوں اور گندوں سے یہ جماعت کا فریضہ رہ جاتا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ تحریک جدید میں انشاء اللہ آئندہ سال اس پہلو سے میں آپ کو بڑی خوشخبریاں دے سکوں گا۔

وعدہ جات کا جہاں تک تعلق ہے ایک زمانہ تھا جبکہ ہمیشہ وعدہ جات سے ادائیگیاں پیچھے رہ جایا کرتی تھیں اور بڑی مصیبت پڑی ہوتی تھی دفتر والوں کو کہ اوہو اتنی کمی رہ گئی، اتنی کمی رہ گئی اور اب یہ حال ہے کہ وعدہ جات سے جماعت ہمیشہ آگے بڑھا کر دیتی ہے۔ اب یہ عجیب جماعت ہے، یہ جماعت اس شان کی اس روح کی جماعت کوئی دنیا میں دکھائے تو سہی کہیں۔ مسیح موعود کے دعوے کی دلیل مانگتے ہیں جب سورج چڑھ جائے اس کی دلیل کیا مانگو گے تم۔ اس مادی دنیا میں، ساری دنیا میں کل عالم میں ایسی قربانی کرنے والی جماعت جو طوعی طور پہ پیش کرے اور کوئی اس پہ جبر نہ ہو اور جتنا وعدہ کرے اس سے آگے بڑھا دے کوئی صورتیں ہوں تو نکال کے تو دکھاؤ کہیں۔

ایک دفعہ ایک Non-Ahmadi سے گفتگو ہو رہی تھی انہوں نے کہا جی باقی بھی تو قربانی دے رہے ہیں سارے دنیا کے ممالک شامل ہو رہے ہیں، آپ اپنی قربانی کا صرف ذکر کرتے ہیں۔ میں نے کہا دکھاؤ تو سہی کون سی جماعتیں ہیں۔ سارے ملازمین ہیں حکومت کا پیسہ کھانے والے، تیل کا پیسہ کھانے والے اور زکوٰۃ چاٹنے والے۔ وہ کہاں جماعت ہے جو ساری کی ساری اپنے سارے بوجھ اپنی جان سے لگا کے اس طرح چلے جیسے ماں بچے کو جان سے لگا کے چلتی ہے اور بوجھ محسوس نہیں کرتی۔ یہ

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

جماعت دکھاؤ کہیں جس میں ہر ایک حصہ لے رہا ہو اور یہ احساس ہو کہ ابھی کم لیا ہے اور توفیق ہو تو اور لیں اور جتنا لے پچھتائے نہیں بلکہ اور زیادہ مزہ آنا شروع ہو جائے۔ جتنا دے اور بھی زیادہ دینے کو دل چاہے۔ یہ تو الٰہی سلسلے ہیں۔ انبیاء کی جماعتوں کے سوا یہ توفیق نہ کبھی دنیا میں کسی کو ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے، چیلنج ہے کرکے دکھا دو یہ۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور دکھائی نہیں دیتی تو یہ زندہ جماعت، یہ قربانی کرنے والی جماعت ہے جس کو دیکھو اور ایمان لے آؤ اس کے بغیر تمہارے لئے، تمہاری شرافت کے لئے اور کوئی چارہ نہیں ہے اتنی کھلی کھلی حقیقت ہے۔ یہ جواب جب میں نے دیا تو سوال کرنے والا جو ایک یوزنین تھا وہ پوری طرح مطمئن ہوگیا۔ اس نے کہا بالکل ٹھیک کہا ہے آپ نے، ایسی ہمیں کوئی نہیں دکھائی دے رہی جگہ۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کا تو قصہ ہی اور ہے اور جو نور کے وعدے ہیں وہ تو اس دنیا میں بھی پورے ہوں گے کچھ نہ کچھ لیکن اصل میں وہ آخرت میں پورے ہوں گے۔ اگر پاکستانی روپے میں ڈھالا جائے نو کروڑ بائیس لاکھ کا وعدہ گزشتہ سال تھا اور وصولی خدا کے فضل سے پاکستانی روپوں میں نو کروڑ ساٹھ لاکھ ہوئی ہے، بائیس کی بجائے۔ یہ اس سے بھی زیادہ ہوتی مگر پاکستانی روپے کی قیمت گر گئی ہے اس لئے وہ اعداد و شمار یہ خطرہ تھا کہ کم نہ نظر آئیں مگر بڑھایا خدا نے اتنا کہ اس گرتی ہوئی قیمت کے باوجود پھر بھی ابھی زیادہ ہے خدا کے فضل سے۔ انٹرنیشنل کرنسی میں دیکھیں تو آپ کو فرق زیادہ نظر آئے گا۔ وعدہ جات چودہ لاکھ چالیس ہزار سات سو پاؤنڈ تھے۔ وصولی پندرہ لاکھ آٹھ ہزار تین سو پاؤنڈ ہوئی۔ مگر گزشتہ سال کی وصولی کو دیکھیں تو پھر آپ کو اصل چھلانگ نظر آئے گی۔ اس سے پہلے سال بارہ لاکھ چوبیس ہزار کی وصولی تھی اس سال پندرہ لاکھ کی وصولی ہوئی ہے تو یہ اتنا نمایاں فرق ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔

سال اکسٹھ اور باسٹھ کا موازنہ اگر آپ چاہتے ہیں پاؤنڈوں میں اور وصولی کا موازنہ، تو وہ یوں ہے کہ اکسٹھ میں تیرہ لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا۔ باسٹھ میں چودہ لاکھ چالیس ہزار سات سو سڑسٹھ کا وعدہ تھا گویا اضافہ وعدوں میں ایک لاکھ نو ہزار ایک سو سینتالیس پاؤنڈ کا ہوا۔ وصولی کے لحاظ سے سال ۹۵-۹۴ء میں تیرہ لاکھ اکتیس ہزار کے وعدے کے مقابل پر بارہ لاکھ چوبیس ہزار وصولی ہوئی۔ یہ کم ہے لیکن جس وقت بند کیا گیا تھا اس وقت یہ وصولی تھی اور ایک غلطی انہوں نے یہ کی ہے کہ پاکستانی روپے کو آج کے حساب سے جب اس کو تقسیم کیا ہے تو یہ رقم کم ہو گئی ہے۔ دو سال پہلے جو پاکستانی روپے کی قیمت تھی اگر اس پر ڈھالیں تو پھر یہ رقم باوجود اس کے کہ اضافہ وصولی کے لحاظ سے زیادہ نہیں پھر بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن اگلے سال اب آپ دیکھ لیں کہ باسٹھ میں وعدہ چودہ لاکھ چالیس ہزار کا تھا اور روپے کی قیمت گرنے کے باوجود وصولی پندرہ لاکھ آٹھ ہزار تین سو اکیس ہوئی ہے۔ پس اگر کوئی پیچھے کمی تھی جو مجھے علم ہے کہ روپوں میں کمی نہیں ہوئی تھی وہ بھی خدا کے فضل سے پوری ہو گئی۔

مجاہدین کی تعداد کے لحاظ سے میں نے کہا تھا کہ بڑھائیں پہلے ایک لاکھ سے بھی کم تھی تو تحریک جدید میں تو لکھوکھا ہونے چاہئیں۔ اب کیوں کہ گزشتہ چند سالوں میں تو تیس چالیس لاکھ کا اضافہ ہو چکا ہے جماعت کی تعداد میں، اس پہلو سے ان میں سے تحریک جدید کے مجاہدین آنے چاہئیں تھے۔ یہ رفتار ابھی کم ہے لیکن بہرحال اضافے کی طرف رجحان ہے ایک لاکھ اکاسی ہزار دو سو انتیس کی بجائے امسال دو لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو چالیس مجاہدین تحریک جدید ہیں اور یہ اضافہ اپنی ذات میں خدا کے فضل سے اکیس فیصد ہے۔ سینتیس ہزار کا اضافہ ہوا، اکیس فیصد اضافہ ہے گویا کہ۔

ممالک کا جہاں تک تعلق ہے امریکہ نے تحریک جدید کے میدان میں حیرت انگیز طور پر قدم آگے بڑھایا ہے گزشتہ سال ان کی وصولی دو لاکھ بہتر ہزار امریکن ڈالر تھی اور چونکہ انہوں نے وقف جدید میں یہ ارادہ کیا تھا، عزم کیا تھا کہ وقف جدید میں ہم نے دنیا میں کسی کو آگے نہیں نکلنے دینا وہ پورا کر لیا تھا اس لئے میں نے ان پر تحریک میں اتنا زور نہیں دیا۔ میں نے کہا کہیں طاقت سے بڑھ کر نہ بوجھ پڑے لیکن از خود ہی ان کو خیال آیا کہ وقف جدید میں ہم نے اتنا کیا ہے تو تحریک جدید کو کیوں پیچھے چھوڑیں آخر ہماری جماعتیں تحریک جدید ہی کا تو پھل ہیں۔ اس خیال سے انہوں نے کوشش کی گزشتہ سال ان کی وصولی دو لاکھ بہتر ہزار ڈالر تھی اس سال ان کی وصولی پانچ لاکھ ایک ہزار امریکن ڈالر ہے اور یہ اضافہ بیاسی فیصد بنتا ہے ماشاء اللہ۔

اور مجاہدین کی تعداد میں بھی امریکہ نے حیرت انگیز اضافہ کیا ہے، دو ہزار دو سو مجاہدین تھے گزشتہ سال۔ یہ سال جو گزرا ہے اس میں تین ہزار آٹھ سو انتالیس مجاہدین بڑھے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجاہدین بڑھے ہیں تو کہیں یہ کوئی رسمی طور پر چھ چھ روپے لے کر تو نہیں بڑھائے گئے۔ یہ حقیقی اضافہ جو ہے تب پتہ چلے گا جب ان کے چندہ دہندگان کے چندوں کی اوسط دیکھیں گے۔ اگر مجاہدین کی تعداد بڑھ رہی ہو اور اوسط گر رہی ہو تو مجاہدین کے لحاظ سے تو خوشی کی خبر ہے مگر اوسط کے لحاظ سے اندازہ ہوگا کہ تھوڑا تھوڑا دے کر خانہ پری کرکے دوست شامل ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم جب اعداد و شمار آتے ہیں ان کا موازنہ کرتے رہتے ہیں مختلف پہلوؤں سے۔ گزشتہ سال ان کا فی کس قربانی کا معیار جب کہ چندہ دہندگان دو ہزار دو سو تھے فی کس قربانی کا معیار اناسی پاؤنڈ فی کس تھا امسال جبکہ چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار آٹھ سو انتالیس ہے فی کس میں قربانی کا معیار بیاسی پاؤنڈ ہو گیا ہے یعنی کم ہونے کی بجائے بڑھ گیا ہے تو یہ ایک حقیقی اضافہ ہے جس کے متعلق کسی پہلو سے بھی دیکھیں اس کو انسان عزت کی اور قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔

اس اضافے کے لحاظ سے دوسرا جو ملک غیر معمولی طور پر قدر کے لائق ہے وہ پاکستان ہے۔ پاکستان کی تحریک جدید کو میں نے چھیڑا تھا۔ میں نے کہا خدا کے لئے کچھ شرم کرو وقف جدید اتنی بعد میں آئی اور کہاں سے کہاں پہنچ گئی تم ابھی تک وہیں بیٹھے ہوئے ہو تو بہت انہوں نے پھر محنت کی ہے۔ وکیل اعلیٰ صاحب نے اپنی خاص نگرانی میں سارے شعبوں کو حرکت دیدی اور انصار، خدام سے استفادے کئے تو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا پہلے ان کی قربانی تھی اعداد و شمار آگے ہیں اتنا ہے کہ پچاسی لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے ان کا ایک کروڑ کے دائرے میں تھے اتنا مجھے یاد ہے اب خدا نے اتنا زیادہ ان کو آگے بڑھا دیا مگر مشکل یہ ہے کہ دوسرے آگے بڑھنے والے بھی تو تیز بڑھ رہے ہیں اس لئے ان کی پوزیشن اول نہیں آسکی پھر بھی۔

ابھی تک جو دس جماعتیں ہیں ان میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے جرمنی نے کسی اور کو آگے نہیں بڑھنے دیا اور اگرچہ ان کا امسال کا اضافہ تھوڑا ہے مگر چونکہ پہلے ہی خدا کے فضل سے وہ بڑی ٹھوس قربانی اور محکم قربانی کر رہے ہیں جس میں تزلزل نہیں ہے تو جرمنی کی اس دفعہ جو پوزیشن ہے وصولی کی تین لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ ہے۔ امریکہ نمبر دو پر ہے تین لاکھ تیرہ ہزار اور امریکہ نے پاکستان کو ایک نوچ نیچے کر دیا ہے آگے ورنہ پہلے جرمنی کے بعد پاکستان آیا کرتا تھا؟ تو ہے تو یہ گڑ بڑ والی بات لیکن مجبوری ہے نیکی کے کاموں میں دوڑ تو ہوتی ہے کچھ آگے بڑھیں گے، کچھ پیچھے ہٹیں گے۔ تو پاکستانیوں سے معذرت کے ساتھ یہ عرض ہے یہ بڑی انہوں نے دوڑ ماری، بہت کوشش کی، خوب بھاگے لیکن امریکہ پھر بھی آگے نکل گیا اور یہ جو دوڑ ہے اس کا مزہ آتا ہے دیکھنے کا، مارا مار مقابلے ہو رہے ہوں پھر کوئی آگے نکل آئے کوئی پیچھے رہ جائے یہ گھوڑوں کی دوڑ کا جو اصل مزہ ہے وہ یہ ہے کہ NECK TO NECK دوڑ ہو رہی ہو اور غیر متوقع گھوڑا ایک دم آگے آجائے تو یہ جو دوڑ ہے قربانیوں کی یہ ہماری گھڑ دوڑ ہے بہت ہی مزے کی قرضہ حسنہ والا مضمون بھی اپنا اور یہ جوا بھی اس پہ لگایا ہوا ہے ہم نے، اسی پر سارا داؤ پیچ ہے۔ تو دیکھیں کتنی مزے کی دوڑ ہوئی ہے امریکہ آخر آگے نکل گیا اور برطانیہ کو ماشاء اللہ توفیق ملی ہے چوتھے نمبر کو قائم رکھا ہے یا پیچھے سے آیا مجھے علم نہیں لیکن چوتھا نمبر نہیں چھوڑا برطانیہ نے، کینیڈا پانچویں پر ہے، انڈونیشیا چھٹے پر، سوئٹزرلینڈ ساتویں پر، ہندوستان آٹھویں پر اور ماریشس نویں نمبر پر اور جاپان دسویں نمبر پر ہے۔ یہ جو موازنے ہیں یہ پوری طرح حقیقت میں اعداد و شمار کے لحاظ سے ہم نسبتیں تو بنا لیتے ہیں مگر روح قربانی کے یقینی فیصلے اس پر نہیں ہو سکتے کیونکہ ملکوں کے حالات مختلف ہیں اقتصادیات مختلف ہیں فی کس احمدی کتنے ملازمت میں ہیں کتنے فارغ ہیں کتنے تجارت کر رہے ہیں بہت سے ایسے عوامل ہیں جو اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگ مجھے احتجاج کے خط لکھ دیتے ہیں کہ آپ نے فلاں بات دیکھی ہوتی تو شاید ہمارا اخلاص زیادہ ثابت ہوتا۔

اخلاص تو اللہ نے دیکھنا ہے۔ پس سبحان من یرانی پر نظر رکھا کریں۔ ہم تو اعداد و شمار کی بات کرتے ہیں اس میں بھی ایک لطف ہے اس سے بھی فائدے پہنچتے ہیں اس سے بھی کچھ لوگ آگے نکل جاتے ہیں اور جو پہلے پیچھے تھے کئی لوگوں میں نئے جذبے بیدار ہوتے ہیں۔ تو اس نیک نیت کے ساتھ ایک پرلطف ذکر چلتا ہے۔ اس لئے مراد یہ نہیں کہ بعض لوگ یہ سمجھیں کہ ہم ذلیل ہو گئے ہم پیچھے کر دیئے گئے، یہ اعداد و شمار پیش اس طرح کئے جاتے تو شاید ہم آگے نکل آتے۔ یہ فضول باتیں ہیں اپنی طرف سے جو تجزیہ جائز ہے وہی کیا جاتا ہے اور روپے کی قیمتوں کا بڑھنا، گرنا ورنا ان بحثوں میں نہیں ہم پڑ سکتے ورنہ یہ اقتصادیات کا ایک ایسا قصہ چل پڑے گا جس کو ماہرین بھی سمیٹ نہیں سکتے، حقیقت میں بہت، بے شمار فیکٹرز ہیں۔

تو اللہ بہرحال مبارک فرمائے امریکہ کو اس نے غیر معمولی ترقی کی، آگے بڑھا۔ جرمنی کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ابھی تک اپنی سرداری قائم رکھی ہے۔ پاکستان کو یہ فائدہ ہوا کہ بہت گر جاتا اگر غیر معمولی کوشش نہ کرتے کیونکہ روپیہ بھی گر گیا اور دوسرے ملک اوپر سے آگئے اس کے باوجود پاکستان کا اوپر آنا ایک بہت بڑی خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر کرنسیوں کی مقامی لحاظ سے یہ جو کرنسیوں نے ترقی کی یا آگے پیچھے ہوئیں ان کے لحاظ سے اگر انہی کرنسیوں میں مقابلے کئے جائیں نہ کہ پاکستانی روپے یا ڈالر میں ڈھال کر یا پاؤنڈوں میں ڈھال کر تو اپنی اپنی کرنسی کے لحاظ سے تو اس طرح پھر ہمیں توفیق مل جاتی ہے کہ پاکستان کو اول قرار دیدیں کیونکہ اپنی کرنسی کے اعتبار سے پاکستان نے پچاسی لاکھ اضافہ کیا اور ایک کروڑ ستاسی لاکھ روپے ان کے بنتے ہیں۔

اور امریکہ نے دو لاکھ چھبیس ہزار پانچ سو پچاس کرکے جو اضافہ کیا ہے وہ بیاسی اعشاریہ اڑتیس فیصد ہے۔ پاکستان کا پاکستانی کرنسی میں تراسی فیصد ہے تو تھوڑا سا جس کو NECK TO NECK RACE کہتے ہیں نا کہ چوتھائی گردن آگے نکل گیا گھوڑا یا اتنا اس سے بھی کم اور PHOTO FINISH ہے یہ ان دونوں کے درمیان۔ جرمنی کو اس پہلو سے ان دونوں نے کافی پیچھے چھوڑا ہے یعنی چوبیس فیصد جرمنی کا اضافہ ہوا ہے لیکن ان کے حالات جس طرح متوازن چندے دے رہے ہیں ان پر شکوہ کوئی نہیں ہے۔ بہرحال ایک یہ ذریعہ تھا میں چاہتا تھا کہ پاکستان کو بھی کچھ تھوڑا سا مزہ آجائے اور پاکستان کو مزہ کے لفظ سے اتنا مزہ نہیں آتا جتنا "سواد" کے لفظ سے مزہ آتا ہے تو ایسی بھی تھوڑی سی بات کر دی کہ پاکستان کو بھی سواد آجائے کہ ہاں ہم آگے نکل گئے ہیں ماشاء اللہ۔ باقی اعداد و شمار کی اب اس وقت یہاں گنجائش نہیں ہے کئی پہلو سے تیار کئے گئے ہیں مگر وقت ختم ہو گیا ہے۔ جمعہ کا میں نے بعد میں سفر پہ بھی جانا ہے۔

تو اس تمہیدی بیان کے بعد ان آیات کی روشنی میں جو میں نے تلاوت کی تھیں میں تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کرتا ہوں۔ یہ مختلف دفاتر کے لئے مختلف نمبر کے سال ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ اسی طرح ایک پاک محبت کے مقابلے کی دوڑ میں نہ کہ ایک حسد کے مقابلے کی دوڑ میں، پاک محبت کے مقابلے کی دوڑ میں ہمیشہ آگے سے آگے بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم
چند پرانی یادیں

(شیخ ناصر احمد، سویٹزرلینڈ)

احمدیت کا جلیل القدر فرزند اور عالم اسلام کے افق پر چمکنے والا درخشاں ستارہ، توحید پر سچا ایمان رکھنے والا اور اس صدی کا عظیم سائنس دان ہم سے جدا ہو گیا اور خالق ارض و سما کے حضور حاضر ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یادیں خاکسار کے ذہن میں قریباً پچاس برس پرانی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے وہ مجھ سے سات سال چھوٹے تھے۔ لیکن اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے نہ معلوم کتنے گنا بلند تھے، اس کا تصور بھی ممکن نہیں۔

جب آپ انگلستان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو ۱۹۴۷ء میں ہمیں ملنے کے لئے لندن سے زیورک کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں پیرس میں قیام کرنے کے بعد مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہمارے پاس زیورک پہنچے۔ شام کا وقت ہو رہا تھا۔ ہم مکان کی تیسری منزل کی کھڑکی سے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ جونہی ان کی نظر خاکسار پر پڑی انہوں نے اپنے طریق کے مطابق زور سے خوشی کا نعرہ لگا کر سلام کہا۔ اگرچہ وہ ان کی طالب علمی کا زمانہ تھا اور عمر ۲۱ برس تھی اور ابھی ان کی آئندہ ترقیات کے بارہ میں گمان تک نہ تھا تاہم یہ محسوس ہوتا تھا کہ اس نوجوان میں ایک عجیب قسم کی کشش پائی جاتی ہے۔ حد درجہ خوش مزاج اور مزاحیہ طبیعت کے مالک، صاف گوئی اور سادگی لفظ لفظ سے ٹپکتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ نوجوان طالب علم بڑی سرعت کے ساتھ ایک خاص میدان میں ترقی کر رہا ہے۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ریڈیو پر خبر آئی کہ پاکستان کے ایک سائنس دان نے فزکس میں نوبیل انعام حاصل کیا ہے۔ خاکسار کو انہیں مبارک باد دینے کی غرض سے ان کی تلاش لگ گئی۔ یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ اس دن کس ملک میں اور کس شہر میں ہیں۔ شام سات بجے بالآخر ان سے انکے لندن والے گھر میں فون کے ذریعہ رابطہ قائم ہو گیا اور خاکسار نے دلی مبارک باد پیش کی۔ اپنے خاص انداز میں اونچی آواز میں مجھے کہا "اوہ یار ہر طرف سے مبارک بادیں پہنچ رہی ہیں لیکن پاکستان خاموش ہے"۔ حکومت پاکستان کو بدقسمتی سے یہ سعادت نصیب نہ ہو سکی کہ وہ سب سے پہلے اس اعزاز کی قدر شناسی کرے۔ لمبے سوچ بچار کے بعد آخر انہیں بھی مبارکباد دینی ہی پڑی۔

فون پر اسی گفتگو کے دوران مجھے ڈاکٹر سلام صاحب نے کہا کہ خاکسار اگر سٹاک ہام، نوبیل انعام دئے جانے کی تقریب میں شامل ہونا چاہے تو وہ مجھے ٹکٹ داخلہ بھجوا دیں گے۔

۱۹۸۵ء میں خاکسار کو حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اٹلی کے شہر Verona جا کر ایک پریس کانفرنس کا انتظام کروں کیونکہ کچھ عرصہ سے اس شہر کے قریب مسجد کے لئے جگہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ جب معاملہ اس مرحلہ تک پہنچ گیا کہ مسجد کے بارہ میں پبلک اعلان کر دیا جائے تو وہاں پریس کانفرنس منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اسی سال حضور سویٹزرلینڈ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ خاکسار ۲۹ ستمبر ۱۹۸۵ء کو زیورک سے اٹلی کے شہر Verona کے لئے روانہ ہوا۔ ۳۰ ستمبر کی صبح کو تھوڑے وقت میں پریس کانفرنس کے انتظامات کئے کیونکہ شام کو حضور نے پہنچنا تھا۔ اسی شام کو اٹلی کے شہر Trieste سے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی پہنچنا تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ پریس کانفرنس اگلے روز صبح ایک مشہور ہوٹل Hotel Due Torri میں منعقد کی جائے اور وہیں حضور کے قیام کا بھی انتظام ہو۔ حسب ضرورت اس ہوٹل میں کمرے ریزرو کرا لئے گئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ ایک اطالوی صاحب Dr. Gatti بھی تھے۔ جب حضور پہنچے تو حضور نے رات شہر سے ذرا باہر ایک چھوٹے سے ہوٹل میں ہی رات بسر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ بڑے ہوٹل کے کچھ کمروں کی ریزرویشن خاص کوشش سے منسوخ کرائی گئی اور دو کمرے رکھ لئے گئے۔ ایک کمرہ میں Dr. Gatti اور ایک کمرہ میں مکرم ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ خاکسار۔ اگلے روز صبح حضور کو پریس کانفرنس کے لئے اسی ہوٹل میں اپنے ساتھ لایا گیا۔ یکم اکتوبر کو پہلے صبح ہی صبح ہم سب وہ جگہ دیکھنے کے لئے گئے جہاں مسجد تعمیر کرنی مقصود تھی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب بھی ساتھ تھے۔ اس کے بعد یہ پریس کانفرنس ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر صاحب نے کی۔ اٹلی جا کر معلوم ہوا کہ اٹلی میں ڈاکٹر صاحب کو بے حد عزت اور تکریم کے ساتھ دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے مختصر سی تقریر کی۔ اس تقریر کا اور حضور کی پریس کانفرنس کا اطالوی زبان میں ترجمہ Dr. Gatti کرتے رہے۔ اگلے روز ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو اٹلی سے فون کیا اور پریس کانفرنس کے بعد اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کا ذکر کیا۔ بعد میں اس سلسلہ میں دوسرے کاغذات بھی بھجوائے۔

اگرچہ آپ ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعائیں جماعت کے احباب کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ انسانیت کے اس حد درجہ نافع وجود کو صحت عطا فرمائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور بلاوا آ گیا۔ ۲۱ نومبر کی شام کو جب لندن سے فون پر ان کی وفات کی اطلاع ملی تو دل سہم گیا اور یہ الفاظ زبان سے نکلے کہ اے خدا میں نے آج بھی ان کی صحت کے لئے دعا کی تھی۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

مکڑی کا جالا — صناعی کا نادر نمونہ

(ہدایت زمانی، لندن)

مکڑی کے اندر قدرت نے جالا بننے کی صلاحیت رکھی ہے۔ یہ جالا جن تاروں سے بنا جاتا ہے وہ ریشم کی طرح ملائم ہوتے ہیں اور اسے مکڑی کے بدن کے اندر بعض غدود تیار کرتے ہیں اور جسم کے پچھلے حصہ سے تکلوں جیسی نالیوں سے خارج ہوتے ہیں۔ نکلتے وقت یہ مادہ محلول ہوتا ہے مگر ہوا کے ساتھ ملتے ہی یہ سخت ہو کر ریشم کے دھاگے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اگرچہ مکڑی کا تیار کردہ ریشم اسی طرح ملائم اور مضبوط ہوتا ہے جس طرح ریشم کے کیڑے کا تیار کردہ بلکہ بعض لحاظ سے یہ اس سے بھی زیادہ عمدہ ہوتا ہے مگر اس کے باوجود آج تک مکڑی کو ریشم کے کیڑوں کی طرح پال کر ان سے ریشم حاصل کرنے کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ غالباً یہ بات بھی صحیح ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی خاص محنت نہیں کی گئی۔

یہ دھاگہ جو مکڑی کے بدن سے نکلتا ہے اس سے مکڑی اپنا جالا بنتی ہے۔ جب جالا تیار ہو جاتا ہے تو اس کے اندر مکھیاں اور دیگر کیڑے مکوڑے پھنس جاتے ہیں جو مکڑی کی خوراک بنتے ہیں۔ مکڑیوں کی کئی اقسام ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ایک لاکھ قسم کی مکڑیاں پائی جاتی ہیں۔

بعض اقسام کی مکڑیاں ۷ سال تک زندہ رہتی ہیں مگر گرم ممالک میں ایسی مکڑیاں بھی پائی جاتی ہیں جن کی عمریں ۲۰ تا ۳۰ سال تک ہوتی ہیں۔ تمام مکڑیاں جالا بن کر ہی اپنی خوراک اکٹھی نہیں کرتیں۔ کئی اقسام ایسی بھی ہیں جو مستقل طور پر ایک جگہ قیام نہیں کرتیں اور جالا بن کر شکار پھنسنے کا انتظار کرنے کی بجائے گھوم پھر کر اپنا شکار تلاش کرتی ہیں۔ بعض اوقات مکڑیاں اپنی حفاظت کے لئے اس لعاب سے گھروندہ تیار کر لیتی ہیں اور اس میں دبک کر بیٹھ رہتی ہیں۔ جونہی شکار قریب آیا اچک کر دبوچ لیا۔ اس لئے ان مکڑیوں کو اچھلنے والی مکڑیاں بھی کہا جاتا ہے۔

ایک اور قسم کی مکڑی ہے جو تالاب یا جوہڑ کے کنارے پانی میں رہتی ہے۔ یہ مکڑی پانی کے اندر گھنٹی کی شکل یا خیمہ کی شکل کا جالا بنتی ہے۔ وہ اپنے ساتھ ہوا کے بلبلے لے جاتی ہے تاکہ اطمینان کے ساتھ پانی کے نیچے سانس لے سکے۔

مکڑی کی ایک قسم Crab مکڑی کہلاتی ہے جو جالا بننے کی بجائے اکثر پھولوں میں چھپ کر شکار کی تاک میں بیٹھی رہتی ہے اور اس طرح کیڑے مکوڑوں کا شکار کر کے اپنا پیٹ بھرتی ہے۔

بعض مکڑیاں ریت میں ایک چھوٹا سا گڑھا کھود لیتی ہیں اور ریت کے اندر دھنس کر شکار کے انتظار میں بیٹھی رہتی ہیں۔ جونہی کوئی کیڑا اس گڑھے میں گرتا ہے اسے ڈنگ مار کے بے ہوش کر لیتی ہیں۔

کچھ ایسی بھی ہیں جو گڑھے کے اوپر اپنے لعاب سے ایک مضبوط سا ڈھکنا تیار کر لیتی ہیں۔ یہ ڈھکنا ایک طرف سے زمین کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔ مگر باقی اطراف سے زمین سے ذرا اوپر اٹھا ہوتا ہے۔ مکڑی اپنی کمین گاہ میں اپنے شکار کی تلاش میں بیٹھی رہتی ہے۔ جونہی شکار کی آہٹ سنی وہ لپک کر باہر آئی اور اسے دبوچ کر گڑھے میں گھسیٹ لیا۔

بعض مکڑیاں اپنے لعاب سے ایک لمبی ٹیوب تیار کر لیتی ہیں۔ اس کا ایک سرا زمین سے باہر نکلا ہوتا ہے جبکہ بقیہ ٹیوب زمین دوز ہوتی ہے۔ یہ بھی شکار کی آہٹ پر اس کو دبوچ کر نالی میں گھسیٹ لیتی ہیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مکڑا کوئی جالا نہیں بنتا بلکہ سارا وقت ادھر ادھر گھوم کر اپنا شکار تلاش کرتا رہتا ہے۔ جسامت میں مکڑا مادہ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔

مکڑیاں ریشمی خولوں میں اپنے انڈے دیتی ہیں۔ پودوں کے اندر رہنے والی مکڑیوں کے زرد قسم کے خول تو آپ نے موسم خزاں میں اکثر دیکھے ہونگے اور اگر آپ نے غور کیا ہو تو آپ کو یہ نظارہ بھی نظر آیا ہوگا کہ مکڑیاں اپنے جسم کے پچھلے حصے میں اگے ہوئے تکلوں کی مدد سے انڈوں بھرے خول ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر رہی ہیں۔ جب انڈوں سے بچے نکلتے ہیں تو کچھ دیر تک تو اسی خوراک پر گزارہ کرتے ہیں جو قدرت نے ان کے جسموں میں ذخیرہ کے طور پر رکھی ہوتی ہے۔

بچے کی پیدائش کے بعد ماں کی پیٹھ پر سواری کرتے ہیں اور اس طرح ہفتہ دو ہفتہ ماں کی حفاظت میں رہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی خوراک خود مہیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خوراک کی تلاش میں دور دور تک نکل جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ریشمی دھاگہ جو ان کے جسموں سے نکلتا ہے اس سے لٹک کر خوراک تک پہنچتے ہیں۔

مکڑی کا جالا صناعی کا بہت عمدہ نمونہ ہے۔ یہ جالا بہت نازک ہوتا ہے۔ مکڑی جب جالا بننا شروع کرتی ہے تو ہوا میں دھاگے کو لہراتی ہے حتیٰ کہ وہ کسی چیز کے ساتھ چپک جاتا ہے اس طرح ایک پل سا تیار ہو جاتا ہے۔ مکڑی کے جالے کی ہیئت ان ہی سہاروں پر منحصر ہے۔ کچھ تاریں ایک مرکزی نقطہ سے شروع ہو کر چاروں اطراف کو جاتی ہیں۔ یہ جالے کی مضبوطی کے لئے ہوتی ہیں پھر مرکز سے باہر کی طرف دائروں کی صورت میں جالا بنا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اصلی جالے کو بننے سے پہلے مکڑی ایک عارضی ڈھانچہ جالے کا مرکزی نقطہ سے شروع کر کے باہر کی طرف بناتی ہے۔ مکڑی کے جسم میں دو طرح کے غدود ہوتے ہیں ایک وہ جن سے لیس دار مادہ نکلتا ہے۔ اور دوسرے وہ جن سے خشک قسم کا دھاگہ نکلتا ہے۔ جالے کا فریم ورک انہی خشک دھاگوں سے بنایا جاتا ہے۔ اس فریم ورک میں مکڑی باہر کی طرف سے جالا بنتے ہوئے اندر کی طرف آتی ہے جو دائروں کی صورت میں ہوتا ہے۔ دائرے لیس دار مادہ سے بنائے جاتے ہیں اسی وجہ سے کیڑے مکوڑے جالے میں پھنس جاتے ہیں اور باوجود کوشش کے آزاد نہیں ہو پاتے۔

ایک عرصہ تک سائنس دان اس بات کا کھوج لگانے میں مصروف رہے کہ خود مکڑی اپنے جالے کی تاروں میں کیوں نہیں الجھتی۔ چنانچہ ایک لمبے عرصہ تک مشاہدہ کرنے اور تجربات کے بعد فرانس کے ایک سائنس دان "فیبر" Fabre نامی نے معلوم کیا کہ مکڑی کے پاؤں پر ایک قسم کا قدرتی تیل موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے جالے میں آزادی سے چل سکتی ہے اور اس کے پاؤں ان تاروں میں نہیں الجھتے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: (سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی چند جھلکیاں)

مذاہب کے درمیان روابط کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ مسٹر راجر کے بعد مسٹر Anders Engstorm نے اپنی طرف سے اور کالمار کے شہریوں کی طرف سے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور افراد اور اقوام کے درمیان انصاف اور امن کے قیام کے لئے حضور کی خدمات پر ایک تحفہ پیش کیا۔ اس پر حضور نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ کالمار ایک چھوٹا شہر ہے لیکن بڑی انسانی قدروں والا ہے۔ کالمار کی یاد کبھی دل سے محو نہیں ہو سکتی۔ صرف اس لئے نہیں کہ یہ شہر خوبصورت ہے۔ شہر تو خوبصورت ہے ہی لیکن اس کے باشندے اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

یہ مجلس بہت کامیاب رہی اور حاضرین نے اس میں بہت دلچسپی لی۔ اگرچہ آج سویڈن میں عیسائیوں کا ایک خاص تہوار تھا اس کے باوجود بعض مہمان بہت دور دور سے اس مجلس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ شام چھ بجے یہ مجلس ختم ہوئی اور پھر حضور ایداللہ کالمار سے گاتھن برگ کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً بارہ بجے گاتھن برگ پہنچے۔ اگلے روز بعض اخبارات نے اس مجلس کی خبر اور تصویر شائع کی۔ چنانچہ ساؤتھ سویڈن کے سب سے بڑے اخبار Barometern نے اپنی دو دسمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں حضور کی تصویر کے نیچے لکھا کہ "حضرت مرزا طاہر احمد جو کہ ۱۶۰ ملکوں کے احمدی مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔ دوسری دفعہ کالمار کو شرف میزبانی عطا کیا۔ وہ ایک سفید پوش امن کے شہزادے کی طرح تھے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مذہب کے نام پر تشدد کو سخت ناپسند کرتے ہیں"۔ اور پھر "حضور اقدس کے ساتھ ایک پرسکون لمحہ" کے عنوان سے اس مجلس سوال و جواب کی خبر تصویر کے ساتھ شائع کی۔

۲ دسمبر ۱۹۹۶ء کو مسجد ناصر گاتھن برگ میں حضور ایدہ اللہ کے ساتھ قریباً ۲۰ خاندانوں کے افراد نے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ شام قریباً ساڑھے چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے مکرم مامون الرشید کے گھر تشریف لے گئے۔

شام پونے چھ بجے ایک ہوٹل میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں یکصد سے زائد سویڈش مہمان شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

☆ ایک صاحب نے کہا کہ میں مراکش گیا تھا تو وہاں ایک عورت کو دیکھا جو اپنے چہرہ کو ڈھانپے ہوئے تھی کیا قرآن میں کوئی ایسا حکم ہے؟ حضور نے فرمایا اس کے لئے آپ اتنی دور مراکش گئے، آپ گاتھن برگ کی احمدیہ مسجد میں آتے تو وہاں بھی چہرہ ڈھانپنے والی عورتیں نظر آتیں۔ حضور نے پردہ کی فلاسفی اور اس کی مختلف مروج صورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پردہ کو غلط نہ سمجھیں۔ پردہ عورتوں کی ترقی میں ہرگز کوئی روک نہیں ہے۔

☆ ایک سوال یہ ہوا کہ احمدیوں اور دیگر سنی، شیعہ میں کیا فرق ہے؟ حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ احمدی ایک طرف ہیں اور باقی سب دوسری طرف متحد و متفق ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میں ان کے باہمی اختلافات بیان کروں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کے اختلاف بہت ہی وسیع ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اپنے تمام اختلافات کے باوجود وہ سب ایک ہو کر احمدیوں کو اسلام کے دائرہ سے باہر نکالتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو یہودی تاریخ کے حوالے سے یہ بات سمجھاؤں گا۔ چنانچہ حضور نے بتایا کہ کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے قبل یہود مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے تھے لیکن جب حضرت مسیح علیہ السلام آئے تو سب ان کے خلاف ظلم و ستم میں اکٹھے ہو گئے اور آپ کو یہودیت سے خارج قرار دیا۔ بالکل یہی حالت مسلمانوں کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بانی سلسلہ احمدیہ کے ظہور کے وقت تھی۔ حضور نے فرمایا کہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کو اسلام سے باہر نکالنے کے لئے پاکستان کی قومی اسمبلی میں ایک ایسی تعریف گھڑی گئی جس کا اس سے پہلے کوئی وجود نہیں تھا۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح پاکستان میں احمدیوں پر روزمرہ کئی رنگ میں ظلم و ستم کیا جاتا ہے۔ سکول و کالجز میں داخلہ کے وقت، ملازمت کے وقت انہیں ایک فارم بھرنا ہوتا ہے جس میں ہر مسلمان سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی (بانی جماعت احمدیہ) فریبی اور جھوٹے ہیں۔ نعوذباللہ۔ حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی بھلا اس فارم پر کیسے دستخط کر سکتا ہے۔ پاسپورٹ پر بھی احمدی لکھا ہوتا ہے جس کا احمدیوں کو یہ نقصان ہوتا ہے کہ جب بھی وہ کسی بیرونی ملک کا ویزا طلب کرتے ہیں تو آپ کے سفارت خانے بسا اوقات انکار کر دیتے ہیں۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں کہ احمدی اپنا لیڈر کیسے منتخب کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے خلیفہ کے انتخاب کے طریق کار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

☆ ایک دوست نے کہا کہ ہم مختلف ممالک میں معذور بچوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن اسلامی ممالک ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اسلام ایک عالمی مذہب ہے اور تمام مسلمانوں سے ایک ہی سلوک کرتا ہے خواہ وہ مزعومہ طور پر کسی اسلامی ملک میں ہوں یا غیر اسلامی حکومت کے باشندے۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمان بچے یہاں آپ کے سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں میں فرق ہے۔ اتنے بہت سے مسلمان ممالک ہیں لیکن ہر ایک کا اسلام مختلف ہے حالانکہ اسلام تو بنیادی طور پر ایک ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے یورپ امریکہ کینیڈا وغیرہ میں عیسائی حکومتیں ہیں لیکن عیسائیت کہاں ہے؟ پھر بدقسمتی سے مسلمان کہلانے والے اسلامی اقدار پر عمل پیرا نہیں اور کسی ملک کا قانون بھی اسلامی نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ ملک آپ کو اجازت نہیں دیتے تو یا یہ مقامی تعصبات ہیں یا احتیاطیں ہیں جو کسی وجہ سے اختیار کرتے ہیں۔

☆ اسلام اور ماڈرن ازم کے متعلق بھی ایک سوال ہوا اور دریافت کیا گیا کہ جدید دور میں اسلام کا کیا مقام ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو بڑی وضاحت کے ساتھ آغاز آفرینش سے ہی ارتقاء کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہ کس طرح مرحلہ وار تخلیق انسان کے مقام تک پہنچی اور پھر اس کے مستقبل کا بھی ذکر فرماتا ہے جس کا ابھی تک سائنس دان تصور بھی نہیں کر سکا کہ جب موجودہ انسان اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکے گا تو خدا ایک ایسی مخلوق کو لے آئے گا جو اس سے بہتر ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم تمام جدید ایجادات کے متعلق بھی بیان فرماتا ہے اور اس انداز میں کہ کوئی غیر متعصب انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام سیاسی، سماجی، تمدنی مسائل اور معاشرتی خرابیوں اور ان کی طبعی سزاؤں کا ذکر فرماتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح بتدریج شادی بیاہ کا تصور ارتقاء پذیر ہوا جس میں مرد و عورت کی ذمہ داریاں متعین ہوئیں لیکن آج جسے آپ ماڈرن ازم کہتے ہیں اس میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ ماڈرن ازم نہیں بلکہ واپس حیوانیت کی طرف سفر ہے۔ اصل اور اہم چیز نیک اور اچھی اقدار ہیں۔ اسلام صحت مند قدروں کی حفاظت کرتا ہے۔ ظہور اسلام کے وقت عرب میں بے شرمی سے کھلے عام جنسی تعلقات قائم کرنے کا کوئی تصور نہیں تھا مگر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب کھلے عام فحش ہوگا اور لوگ اس پر فخر کریں گے تو اس وقت ایک کیڑا ان کی گردن سے نکلے گا اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جن کا کوئی علاج نہیں ہوگا۔ اور آج ایسا ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر یہ ماڈرن ازم ہے تو اسلام کا ایسے ماڈرن ازم سے کوئی تعلق نہیں۔

قریباً ساڑھے سات بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ واپس مسجد ناصر تشریف لائے جہاں نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور مجلس عرفان کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ اس مجلس میں جو سوالات ہوئے ان میں سے چند یہ ہیں:

☆ حیات مسیح کا عقیدہ مسلمانوں میں کیسے آیا؟

☆ خدا تعالیٰ کا کسی انسان کو بخش دینا کیا مفہوم رکھتا ہے؟

☆ کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھا جا سکے گا؟

☆ نبوت عطا ہونے سے قبل آنحضرتؐ غار حرا میں کس کی عبادت کرتے تھے اور کس طریق پر؟

☆ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور دیگر انبیاء کے والدین جو کہ مسلم نہیں تھے ان کے لئے کس طرح دعا کی جا سکتی ہے؟

☆ حضرت عیسیٰؑ جب ہجرت کر کے کشمیر تشریف لائے تو ان کے ماننے والے عیسائی کہلائے یا کچھ اور؟

☆ کیا زمین کے علاوہ کسی اور سیارے پر بھی کوئی زندگی ہے؟

(باقی آئندہ انشاء اللہ) (رپورٹ: ابولبیب)

بقیہ:۔

دیا جاتا ہے۔ لیکن جھوٹے، دھوکہ باز، چکری اور رشوت کی ذلت میں لت پت چہروں پر لعنت اور پھٹکار لئے ہوئے ملازم کو ہم "اچھا اور معاون آفیسر" کہتے ہیں۔

"پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی" جی ہاں کوئی ڈاکہ ڈالنا ہو، قتل کرنا ہو یا منشیات کا زہر نئی نسل کی رگوں میں اتارنا ہو تو آپ پولیس کی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ سراغ رساں کتے مقتل سے کھرا تلاش کرتے کرتے تھانوں میں پہنچ جاتے ہیں گویا بے گناہ لوگوں کے قتل کی لرزہ خیز وارداتوں کی کڑیاں تھانوں سے ملتی ہیں۔ قانون پولیس کے ہاتھوں موم کی ناک بن کر رہ گیا ہے۔ جسے چاہیں مقدمات میں پھنسا دیں اور جسے چاہیں خون آلود دامن کے ساتھ بھی بے گناہ ثابت کر کے "باعزت بری" کروا دیں۔ ملک کے تمام جیل خانہ جات میں منشیات کا مکروہ دھندا عام ہے جو پولیس کے اعلیٰ حکام کے مونہہ پر ایک طمانچہ ہے۔ جرائم میں ملوث پولیس کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جب پولیس کے پاس پولیس کی شکایت لے کر جائیں تو الٹا مقدمہ بن جاتا ہے۔

!!! ANGEBOT !!

- Günstige Drucksachen -

(gultig nur fur Deutschland)

Zum Beispiel

DIN A4, ein Seite, 50 T., eine Farbe : 750,- DM
DIN A4, ein Seite, 50 T., zwei Farben : 950,- DM
DIN A4, beide Seiten, 50 T., eine Farbe : 1050,- DM
DIN A4, beide Seiten, 50 T., zwei Farben : 1500,- DM

(alle Preise sind Abholpreise ohne MwSt.)

Für die Anlieferung berechnen wir Ihnen nur 0,90 DM pro Kilometer zum Empfänger

Drucksachenvertrieb
Arif Mubarik
Saarbrücker Straße 42
66299 Friedrichsthal

Tel. + Fax : 06897 / 843657

کم قیمت میں اپنے اشتہارات چھپوانے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری رعائیتی قیمتیں اوپر درج ہیں۔ اس کے علاوہ مزید معلومات آپ
روزانہ ۴ بجے سے ۶ بجے شام مندرجہ بالا فون پر حاصل کر سکتے ہیں۔

اے لوگو! تم پر

بڑی عظمت والا مہینہ

سایہ کرنے والا ہے

(عبدالماجد طاہر- لندن)

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کے نزول کا آغاز اس مبارک مہینہ میں ہوا۔ فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ : ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے اور جو نہایت واضح اور کھلی کھلی راہنمائی کرنے والا ہے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے۔

☆ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے۔ اس ضمن میں ابن اسحاق روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں عبادت کی غرض سے قیام فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک سال آپ اپنے دستور کے مطابق غار حرا میں عبادت کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور پہلی وحی آپ پر نازل ہوئی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، المجلد الاول، ابتداء نزول جبریل علیہ السلام)۔

اس طرح قرآن کریم کے نزول کا آغاز اس مبارک مہینہ میں ہوا اور دائمی مذہب اسلام کی بنیاد اس ماہ میں رکھی گئی۔

☆ اسلامی مہینوں کی ترتیب کے لحاظ سے رمضان سے قبل شعبان کا مہینہ آتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کی آخری رات یعنی رمضان المبارک کے آغاز سے ایک رات قبل ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو (ثواب و فضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح، المجلد الاول کتاب الصوم، الفصل الثالث)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا "اذ دخل شہر رمضان" کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں لے کر آتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں وہ داخل ہوتا ہے..... اور جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہونگی .... یعنی وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے گا تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہوگا۔ ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں بند کر دئے جائیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے"۔

پھر فرمایا، "یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح، المجلد الاول کتاب الصوم، الفصل الثالث)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر رمضان المبارک کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس کی عظمت اور اہمیت دلوں میں بٹھائی ہے۔ اس میں سے آپ کے بعض ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:

"یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح المجلد الاول کتاب الصوم الفصل الثالث)

فرمایا:

☆ "یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان)

☆ ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ:

"اس مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرنے والا شخص اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا"۔

(نسائی کتاب الصوم، باب ثواب من قام رمضان و صامہ ایماناً واحتسابا)

☆ "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شہر رمضان)

☆ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شہر رمضان)

☆ "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا! اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر رات کو ایسا ہوتا ہے"۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل شہر رمضان)

☆ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کا دروازہ قرار دیا۔ فرمایا۔ "ان لکل شئی باباً و باب العبادۃ الصیام"۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر- الجزء الاول، حدیث نمبر ۲۴۱۵)

یعنی ہر چیز کے لئے ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔

☆ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حضرت جبرئیلؑ ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے اور آپ کی وفات سے قبل کے آخری رمضان میں حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ کے ساتھ مل کر یہ دور دو مرتبہ مکمل کیا۔

☆ فرمایا: "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں خیرات کیا جانے والا صدقہ سب سے افضل اور بہترین صدقہ ہے"۔

(سنن الترمذی، ابواب الزکاۃ باب ما جاء فی فضل الصدقۃ)

☆ فرمایا "یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں جو شخص اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد فرمائے گا"۔

(مشکوٰۃ المصابیح، المجلد الاول، کتاب الصوم، الفصل الثالث)

☆ پھر فرمایا "یہ مہینہ باقی سب مہینوں سے افضل ہے"۔

(سنن النسائی کتاب الصیام، ثواب من قام رمضان و صامہ ایماناً واحتسابا)

☆ اسی طرح آپ نے فرمایا:

"مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور حرمت میں سب سے بڑا اور عظیم ذوالحجہ ہے"۔

(الترغیب والترھیب)

☆ پھر آپؐ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:

"میری امت کو رمضان کی ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۱) جب شہر رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف بنظر شفقت دیکھتا ہے اور جس پر خدا کی نظر پڑ جائے اسے پھر کبھی عذاب نہیں دیتا۔

(۲) پھر شام کے وقت روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے حضور کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳) فرشتے ان کے لئے دن رات استغفار کرتے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جا اور خوب بن سنور جا ممکن ہے جو دنیا سے تھک گیا ہو وہ میرے گھر اور میرے پاس آنا چاہے۔

(۵) جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو بخش دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد)

☆ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کے سلامتی سے گزرنے کے ساتھ سارے سال کی سلامتی وابستہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا سلم رمضان سلمت السنۃ"۔

(الجامع الصغیر، الجزء الاول حدیث نمبر ۶۷۵)

کہ جب رمضان المبارک سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔

پس رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینہ کی بہت حفاظت اور اہتمام کرنا چاہئے تا کہ جسمانی، روحانی اور اخلاقی ہر لحاظ سے سارا سال رمضان ہمارے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنا رہے اور یہ ایک بابرکت مہینہ سارے سال کے شرور و معاصی کے ازالہ اور کفارہ کا موجب بن جائے۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ماہ رمضان کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۵۶)

☆ پس جو شخص رمضان کے روزے کے علاوہ اس کی دوسری عبادات اور برکات سے بھی محروم ہو رہا ہو اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی یہ دعا کرنی چاہئے۔ فرمایا:

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۸۸)

قبولیت دعا کا مہینہ

☆ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"امام عادل کی دعا رد نہیں کی جاتی اور دوسرے روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ افطار کر لے۔ ان دعاؤں کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت کی قسم (اے دعا کرنے والے) میں تیری مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہی کیوں نہ ہو"۔

(ابن ماجہ)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے"۔

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء میں فرماتے ہیں:

"یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی دعائیں سننے کے لئے خصوصی دربار قائم فرماتا ہے"۔

پھر فرمایا "وہ ایک مہینہ رمضان کا جو گزرا ہے وہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ ہر سال ایک مہینے کے لئے دربار لگاتا ہے اور بادشاہوں کا بھی یہی طریق ہے کہ وہ کبھی کبھی کچھ دن کا دربار لگانے کے لئے مخصوص کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی عام طور پر رسائی نہ ہو وہ دربار میں حاضر ہو کر اپنی مناجات پیش کرتے ہیں۔ اپنی حاجات پیش کرتے ہیں اور اس طرح ان کی اس دربار تک رسائی ایسے ہوتی ہے کہ بالعموم خالی ہاتھ نہیں لوٹتے۔ تو اللہ تعالیٰ کی بھی ایک شان ہے کہ اس نے کئی قسم کے اپنے دربار جاری فرمائے ہوئے ہیں"۔

پھر فرمایا:

"خدا تعالیٰ کے ہاں یہ صرف ایک مہینہ ہی کا دربار نہیں۔ ایک پنجوقتہ کا روزانہ کا دربار بھی تو لگتا ہے۔ وہ لوگ جو پنجوقتہ دربار کی حاضری دینے والے ہیں ان سے رمضان کبھی برکتیں لے کر نہیں جایا کرتا۔ برکتیں چھوڑ کے جایا کرتا ہے۔ اسی طرح ہفت روزہ دربار بھی تو لگتا ہے"۔

☆ پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے "قریب" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا"۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۰۹)

☆ پس آج ہر احمدی کو اس رمضان کو فیصلہ کن رمضان بنانا ہوگا۔ اور رمضان کی دعاؤں کے ذریعہ آج دنیا کے دکھوں کا علاج کرنا ہوگا۔ اور تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرنا ہے تو یہ دعائیں ہی ہیں جن کے ذریعہ ہم غالب آئیں گے کیونکہ خدا کی طرف سے ہمیں یہی ایک ہتھیار دیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خوب یاد رکھو کہ دعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے اور اے میرے دوستوں کی جماعت! تم صرف اسی حربہ سے غالب آ سکتے ہو۔ تمام نبیوں نے اول سے آخر تک اس ہتھیار کی خبر دی ہے اور سب نے فرمایا کہ مسیح موعود دعا اور بارگاہ رب العزت میں تضرعات کے ذریعہ سے ہی فتح حاصل کرے گا"۔

(تذکرۃ الشہادتین (عربی عبارت سے ترجمہ) روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۸۲)

روزہ کیا ہے؟
روزہ کے معنی اور تعریف

ماہ رمضان کی عظمت اور اس کی اہمیت کے ذکر کے بعد اب ہم بتاتے ہیں کہ روزہ کیا ہے اور اس کے معانی کیا ہیں۔

روزہ اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رکن ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب، اس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مدنظر ہوتی ہے۔

صوم (روزہ) کے لغوی معنی رکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

☆ روزہ کی تکمیل کے لئے یہ تین بنیادی شرائط ہیں لیکن خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کھانے پینے اور جنسی خواہش سے رکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے بطور علامت ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ"۔

(بخاری کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم)

یعنی "جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے"۔

☆ اسی طرح ایک موقع پر فرمایا:

"روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں"۔

(بخاری کتاب الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے جس سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

پس اگر کوئی شخص ان امور اور آداب کا لحاظ نہیں رکھ سکتا جو روزہ کے لئے ضروری ہیں تو اس کے محض بھوکے پیاسے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ روزہ بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک عبادت ہے جو مقررہ شرائط سے ادا ہوتی ہے۔ کئی بدقسمت ان آداب صوم کا لحاظ نہ رکھ کر اس عبادت کے اعلیٰ ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کئی روزہ دار ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا"۔ (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الغیبۃ والرفث للصائم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"روزہ تو باقی گیارہ مہینوں کی بھی ضمانت دینے کے لئے آتا ہے۔ یہ باقی گیارہ مہینوں کے بھی آداب سکھانے کے لئے آتا ہے لیکن اس مہینہ میں آداب سکھائے جائیں گے تب ہی باقی گیارہ مہینوں پر اثر پڑے گا۔ اگر صرف بھوکے پیاسے رہنے کا نام روزہ ہے تو پھر انسان روزہ کی اکثر نیکیوں سے محروم رہ جائے گا اکثر فوائد سے محروم رہ جائے گا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے"۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صـ ۲۰، ۲۱)

بقیہ: مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ۔

(بمقام نن سپیٹ (ہالینڈ))

کہ آپ میں سے ہر ایک وہ سنتے ہوئے یہ فیصلہ کر سکے گی کہ جو مختلف کام ہیں ان میں سے کون سا ایسا ہے جو میرے مزاج کے مطابق ہے جو میری پہنچ میں ہے۔ اس میں بہت سی علمی تحقیق ہونے والی ہے جو ہالینڈ کی تاریخ سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت سی علمی تحقیق ہونے والی ہے جو یہاں کے فلسفے، یہاں کی انڈسٹری، یہاں کی سیاسی تاریخ، یہاں ہالینڈ کی فتوحات اور ہالینڈ کی غیر معمولی ترقیات، یہاں کے مظالم یا عیسائیت کے ساتھ ان کے روابط اور پھر اس کے نتیجے میں جو انہوں نے دکھ دیکھے ہیں یہ سارے مضامین کثرت کے ساتھ پھیلے پڑے ہیں جن پر صرف دو چار یا پانچ لڑکیوں کا عبور حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لڑکے اپنی جگہ اپنے حصے کے کچھ مضمون چنیں، لڑکیاں اپنی جگہ چنیں۔ تو جب آپ کیسٹ سنیں گی تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کتنا پھیلا ہوا کام ہے۔ مگر اس کے لئے منظم کرنا بہت ضروری ہے۔ جب آپ تیار ہوں تو اپنا نام لجنہ میں پیش کریں یا امیر صاحب کی خدمت میں پیش کریں کہ ہم نے جو کیسٹس سنی ہیں ہم سمجھتی ہیں کہ فلاں حصے ہیں، فلاں کام کے تعلق میں ہم اپنے اندر اہلیت پاتی ہیں، ہمارے سپرد معین کام کیا جائے۔ پس اس طریق پر خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ تمام احمدی بچیوں اور عورتوں کو بھی اپنی مرضی کے دلچسپ کام مل جائیں گے۔ اور یہ کام ایسے ہیں جو واقعۃً اتنے دلچسپ ہیں کہ آپ کی توجہ کو زور سے کھینچ لیں گے۔ اور جتنا یہ نیک کام آپ کی توجہ کو کھینچیں گے، اتنا ہی دوسری طرف سے توجہ چھٹتی چلی جائے گی۔ یعنی توجہ کو جو پکڑا ہوا ہے مضبوطی سے دنیا کی لذتوں نے وہ ان سے چھٹ کر علیحدہ ہونے لگے گی کیونکہ انسانی توجہ ہر طرف رہ ہی نہیں سکتی۔ بعض قسم کی لذات ایسی ہیں جو بعض دوسری قسم کی لذات پر غالب آ جاتی ہیں۔

پس قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ "ان الحسنات یذھبن السیات" ایک دائمی حقیقت ہے اسے تجربہ کر کے دیکھیں۔ آپ ہمیشہ اس کو سچ پائیں گی کہ اچھی باتوں کی لگن برائیوں کو آپ کے جسم سے نکال باہر پھینکے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو آئندہ پروگرام ایم ٹی اے پر آنے والے ہیں اس میں محض آپ کی بچیوں کے گانے نہ دکھائے جائیں بلکہ وہ ٹھوس پروگرام جن میں آپ کا پتہ بھی نہیں ہوگا کہ آپ ہیں کون جنہوں نے کام کیا ہے پس منظر میں ہونگی مگر وہ ٹھوس کام آپ کے حق میں دعائیں بن جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں آپ کے مرتبے بڑھیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آیئے اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد میں اجازت چاہوں گا۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

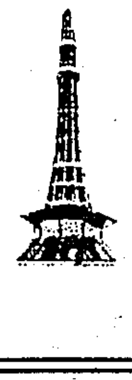

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

بزرگان جماعت کی چند یادیں

(محمد احمد جلیل)

[استاذی المکرّم مولانا محمد احمد صاحب جلیل، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید بزرگ عالم ہیں۔ آپ کو لمبا عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں استاذ کے طور پر تدریس کا فریضہ انجام دینے کے علاوہ ناظم دارالقضاء اور دیگر مختلف حیثیتوں سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس وقت آپ مفتی سلسلہ و ناظم دارالافتاء کے طور پر خدمت کر رہے ہیں۔ ذیل کے مضمون میں آپ نے چند بزرگان جماعت کی یادوں کو جمع کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اس مفید سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ (مدیر)]۔

حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ ان بزرگوں میں سے تھے جنہیں نوعمری میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ملک صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پا رہے تھے۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی مجالس اور درس میں حاضر ہونے کا موقع ملتا۔ ملک صاحب کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ انہیں اس زمانہ کی بہت سی باتیں یاد تھیں۔ راقم الحروف کو ملک صاحب کے ساتھ تفسیر انگریزی کے تعلق میں کئی سال کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی باتیں اور واقعات سنایا کرتے تھے جن میں سے چند تحریر کرتا ہوں:۔

ملک صاحب نے متعدد بار ذکر کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے بڑے جذباتی اور دلآویز انداز میں فرماتے۔

"یہاں نورالدین کا معشوق ہوتا تھا۔
نورالدین کو سر پیر کی ہوش نہ ہوتی تھی"۔

اس مختصر سے فقرہ سے محبت کے اس اتھاہ سمندر کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اپنے محبوب آقا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دل میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ آپ کے ان الفاظ میں کہ "نورالدین کو سر پیر کی ہوش نہیں ہوتی تھی" کوئی مبالغہ نہیں۔ اس کی صداقت اس واقعہ سے بھی عیاں ہو رہی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے وہاں سے آپ نے تار کے ذریعہ حضرت مولوی صاحب کو دہلی بلوا بھیجا۔ تار انگریزی میں تھی۔ مولوی محمد علی صاحب نے آپ کو اس کا مضمون بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے تار کے الفاظ کا ترجمہ کر کے سنا دو۔ تار میں Immidiately کا لفظ تھا۔ جس کے معنے "فوراً" ہیں۔ آپ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ سر پر پگڑی لپیٹتے اور جلدی میں جوتا گھسیٹتے ہوئے مطب سے سیدھے یکوں کے اڈے کی طرف چل پڑے۔ گھر سے آپ کے لئے سفر کا بستر پیچھے پہنچایا گیا۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نورالدین میری اس طرح اطاعت کرتا ہے جیسے نبض دل کی دھڑکن کے ساتھ چلتی ہے۔

○ ○

حضرت ملک صاحب نے ایک دفعہ شہزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی قادیان آمد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان میں قیام کے دوران حضرت شہزادہ صاحب کو بدہضمی کی شکایت ہو گئی۔ آپ نے حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اولؓ) سے ذکر کیا تو انہوں نے دوائی دی۔ کچھ دن کے بعد حضرت شہزادہ صاحب نے پھر شکایت کی تو آپ نے پہلے سے زیادہ مؤثر دوا تیار کر کے دی۔ اس کے باوجود حضرت شہزادہ صاحب کی شکایت دور نہ ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا:

"شہزادہ صاحب! میں نے آپ کو معدہ کی اصلاح کے لئے بہترین دوائیں دی ہیں کیا بات ہے، آپ کا ہاضمہ کیوں ٹھیک نہیں ہو رہا؟ حضرت شہزادہ صاحب نے فرمایا، اصل بات یہ ہے کہ میرے لئے حضرت اقدسؑ کے گھر سے کھانا آتا ہے جس میں پلاؤ ہوتا ہے۔ آپ کو علم ہو گا کہ پلاؤ پٹھان کی کمزوری ہے۔ زیادہ کھا جاتا ہوں۔ اس کے علاوہ یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ میرے لئے حضرت اقدسؑ کے گھر سے کھانا آتا ہے میں کتنا خوش قسمت ہوں خدا جانے زندگی میں پھر ایسا موقع نصیب ہو گا یا نہیں۔ اس خیال سے میں خوب پیٹ بھر کا کھاتا ہوں، پیٹ کیسے ٹھیک ہو!"۔

اس واقعہ سے حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے ان والہانہ جذبات کا پتہ چلتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آپ کے دل میں موجزن تھے۔ حضور علیہ السلام کی ضیافت کو تبرک سمجھتے ہوئے ایک حریص بھوکے آدمی کی طرح نوش جان کرتے تھے۔ شاید ان کی چھٹی حس انہیں بتا رہی تھی کہ یہ ضیافت پھر میسر نہیں ہو گی۔

○ ○

حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کی ایک یہ بات بھی سنائی کہ آپ درس دے رہے تھے۔ (حضرت) صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کسی غرض سے درس سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مولوی صاحب نے پوچھا کہ میاں شریف احمد صاحب آ گئے ہیں؟ جواب دیا گیا کہ ابھی نہیں آئے۔ تھوڑی دیر بعد کچھ گھبراہٹ کے ساتھ پھر پوچھا۔ پھر یہی جواب دیا گیا کہ ابھی نہیں آئے۔ تو آپ نے فرمایا انہیں بلا کر لاؤ۔ جب میاں صاحب آ گئے تو حضرت مولوی صاحب نے درس میں شریک تمام حاضرین کے ساتھ لمبی دعا کی۔ اس موقع پر یا کسی اور وقت آپ نے بیان فرمایا کہ شاہ سلیمان تونسوی سجادہ نشین کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ وہ درس دے رہے تھے تو ان پر دعا کی کیفیت طاری ہوئی۔ اس وقت ان کا ایک عزیز طالب علم باہر چلا گیا۔ آپ نے کچھ انتظار کے بعد آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور پھر دعا کی اور فرمایا کہ مجھے بشارت دی گئی ہے کہ آج جو دعا کی گئی ہے وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہے۔ ملک غلام فرید صاحب نے یہ بھی کہا کہ غالباً اس موقع پر یا کسی اور وقت حضرت مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے بھی اس دعا کے متعلق یہ بشارت دی گئی ہے۔

اس واقعہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا بلند روحانی مقام ظاہر ہو رہا ہے۔ اور آپ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد سے گہری محبت بھی جھلک رہی ہے جو حضور علیہ السلام سے آپ کی والہانہ محبت کا ہی پرتو تھا۔

○ ○

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بے مثال توکل علی اللہ کی ایک جھلک ذیل کے واقعہ میں نظر آ رہی ہے جو حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ نے ہی بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ قادیان کے کسی سفر پر روانہ ہوئے۔ (حضرت) شیخ یعقوب علی صاحبؓ آپ کے ہمراہ تھے۔ بٹالہ پہنچ کر ایک مسافر خانہ میں ٹھہرے جو ریلوے سٹیشن کے قریب ہی تھا۔ قادیان آنے جانے والے احمدی مسافر عموماً گاڑی کے انتظار میں وہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے دل میں سوچا کہ حضرت مولوی صاحب اپنے توکل علی اللہ کا ذکر کر کے اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ میری ضروریات اللہ تعالیٰ خود پوری کرتا ہے۔ آج میں دوپہر کے کھانے کے لئے نہیں پوچھوں گا۔ دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کیا سامان کرتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب چارپائی پر بستر سے ٹیک لگائے ایک کتاب کا مطالعہ کرنے لگے اور میں خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص آیا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا حکیم نورالدین صاحب یہاں آئے ہیں۔ میں نے اشارہ سے بتایا تو اس نے پاس جا کر سلام کیا اور عرض کیا کہ آج دوپہر کے کھانے کے لئے میری دعوت قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں تو تمہیں نہیں جانتا۔ اس نے عرض کیا کہ میرے بڑے بھائی کو آپ جانتے ہیں۔ آپ نے اس کی بیوی کا علاج کیا تھا۔ اس نے آپ کو قادیان سے آنے والے یکہ سے اترتے دیکھا تو اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دوں۔ کیونکہ گاڑی کے آنے میں دیر ہے۔ وہ خود کسی ضروری کام کے لئے بٹالہ سے باہر گیا ہے۔ آپ نے دعوت منظور کر لی اور فرمایا کہ کھانا یہیں لے آئیں۔ شیخ یعقوب علی صاحب یہ دیکھ کر کچھ پریشان ہوئے کہ اس شخص نے ان کا منصوبہ خراب کر دیا۔ حضرت مولوی صاحب نے آپ کی طرف دیکھا اور فرمایا "یعقوب علی! خدا کو آزمانا نہیں چاہئے۔ میرا تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا، تمہیں ہی ٹھوکر لگ سکتی تھی"۔ اس واقعہ سے ارشاد الٰہی "ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ" کی عملی تفسیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مقام توکل کی شان ظاہر ہو رہی ہے۔

○ ○

بقیہ:۔ مکڑی کا جالا ۔۔۔ صناعی کا نادر نمونہ

جب جالا مکمل ہو جاتا ہے تو مکڑی یا تو جالے کے وسط میں چھپ کر شکار کے انتظار میں بیٹھ جاتی ہے یا پھر قریب ہی پتوں یا پھولوں میں چھپ جاتی ہے مگر جالے سے اس کا جسم دھاگہ کے ذریعے جڑا ہوتا ہے اور جالے میں خفیف سی حرکت پا کر اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ شکار پھنس گیا ہے۔ مکڑی فوراً اپنی کمین گاہ سے باہر نکل کر شکار کے گرد تاریں لپیٹ کر اسے جکڑ لیتی ہے اور ڈنگ مار مار کر اسے بے ہوش کر دیتی ہے۔ اگر مکڑی بھوکی ہو تو شکار کو فوراً کھانا شروع کر دیتی ہے لیکن اگر بھوکی نہ ہو تو شکار کافی دیر تک پڑا رہتا ہے۔

اگرچہ مکڑی کے اندر جو زہر ہے وہ کیڑے مکوڑوں کے لئے مہلک ہوتا ہے تاہم انسانوں کے لئے ضرر رساں نہیں۔ بہت کم مکڑیاں ایسی ہیں جو ایسا زہر تیار کرتی ہیں جو انسان کے لئے مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر ایسی مکڑیاں بھی انسانی جلد کو توڑ کر جسم میں یہ زہر داخل نہیں کر سکتیں۔

یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ مکڑی کا جالا اگر کسی جگہ سے ٹوٹ جائے تو بجائے اس کی مرمت کرنے کے وہ نیا جالا بن لیتی ہے۔ سائنس دانوں کے اندازے کے مطابق مکڑیاں دنیا میں اس وقت بھی موجود تھیں جب ابھی انسان کا وجود تخلیق نہیں کیا گیا تھا۔

مکڑی کی آٹھ ٹانگیں اور آٹھ ہی آنکھیں ہوتی ہیں۔ آنکھوں کی مدد سے وہ بغیر سر کو گھمائے چاروں طرف دیکھ لیتی ہے۔ اس کے جسم کے دو حصے ہوتے ہیں۔ آنکھیں اور ٹانگیں دونوں اگلے حصہ کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔

سائنس دانوں نے تجربات کے ذریعہ یہ بھی معلوم کیا کہ مکڑیاں ہر سال اتنی مکھیوں اور دوسرے کیڑے مکوڑوں کا صفایا کر جاتی ہیں کہ جن کا مجموعی وزن دنیا بھر کے انسانوں کے وزن سے بھی زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک عام کھیت میں تقریباً ۲۰ لاکھ مکڑیاں اپنے کام میں دن رات جتی رہتی ہیں۔

تقریب آمین

مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں عزیزم مرزا عدنان احمد ناصر ابن مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم عدنان احمد سے قرآن پاک کی آخری تین سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔

عزیزم عدنان احمد ناصر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پوتے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تقریب عزیزم عدنان احمد کے لئے اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور صاحبزادی فائزہ سلمہا اللہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم مبارک احمد صاحب شاد (مؤذن مسجد فضل لندن) کو حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی مبارک فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا ۱۸ ستمبر ۹۶ء کو ۷۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپکی ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کے قلم سے آپکا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۵ اکتوبر کی زینت ہے۔ محترم حافظ صاحب نے بارہ برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور پھر ۵۵ سال تک رمضان میں قرآن سنانے کی سعادت حاصل کی۔ دوران تعلیم آپکے اساتذہ بھی آپکی نیکی اور پارسائی کی وجہ سے بہت عزت کرتے تھے۔ تکمیل تعلیم کے بعد جب آپ نے اپنے والد محترم ڈاکٹر محمود احمد صاحب کے ساتھ پریکٹس کا آغاز کیا تو دونوں کی نیکی، جذبہ خدمت خلق اور اللہ تعالیٰ کے انکے ہاتھوں میں شفا رکھنے کی وجہ سے لوگ بلا تفریق مذہب دور دور سے علاج کے لئے آیا کرتے تھے اور بہت احترام سے پیش آتے تھے۔ حتیٰ کہ قیام پاکستان کے بعد ایک ہندو نے خود ہی آپکی قادیان کی جائیداد کے کلیم فارم بنواکر واہگہ بارڈر پر پہنچ کر آپکے حوالے کئے۔ اگرچہ محترم حافظ صاحب نے جماعتی ہدایت کے مطابق اپنی قادیان کی جائیداد کا کلیم نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے چند ہی سالوں میں اتنا کچھ عطا کردیا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ ۷۴ء میں دشمنان احمدیت نے آپ کے گھر کو مع ساز و سامان جس میں دو کاریں بھی شامل تھیں، جلا کر خاکستر کر دیا۔ محترم حافظ صاحب اور دیگر اہل خانہ نے بڑی مشکل سے ہمسایہ کی چھت کے ذریعہ پھلانگ کر جانیں بچائیں۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپکی بہت دلجوئی کی اور فرمایا حافظ صاحب میں آپکے لئے دعا کروں گا، آپ بے فکر رہیں۔ چنانچہ چند روز بعد جب آپ نے مکان کے کھنڈروں میں مریض دیکھنے شروع کئے اور کچھ عرصہ بعد اس جگہ ایک کمرہ بنوالیا تو مریض اتنی تعداد میں آیا کرتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ دو تین سال بعد ہی ملبے کے ڈھیر پر ایک عالیشان عمارت نظر آنے لگی۔ یقیناً یہ سب کچھ دعاؤں کے طفیل تھا۔ محترم حافظ صاحب بہت فیاض اور ہمدرد تھے۔ اور غیروں میں بھی ہر دلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ آپکی مغفرت فرمائے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت مولوی عبدالعزیز صاحبؓ سہارنپوری نے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۰۵ء میں جب حضرت اقدسؑ دہلی تشریف لے گئے تو حضرت مولوی صاحبؓ ملاقات کے لئے سہارنپور سے وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب بعض احباب کے ہمراہ ہندوستان کی مختلف دینی درسگاہوں کی طرز تعلیم کا جائزہ لینے کے لئے دورہ فرمایا تو واپسی پر حضورؓ نے آپؓ کے ہاں بھی قیام فرمایا۔ ۱۶ فروری ۳۹ء کو پٹیالہ میں ۷۷ سال کی عمر میں آپکی وفات ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ محترم محمد یامین صاحب کے قلم سے آپؓ کا ذکر خیر ایک پرانی اشاعت سے روزنامہ "الفضل" ۷ اکتوبر میں منقول ہے۔

حضرت مولوی عبدالعزیز صاحبؓ نہایت خلیق، منکسرالمزاج اور مہمان نواز تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت مستعد تھے چنانچہ مرکز کے خزانہ میں مستقل طور پر اپنی امانت جمع رکھتے اور جب چندہ کی کوئی تحریک ہوتی تو فوراً وہاں سے منتقل کروا دیتے۔ آپ نے سہارنپور میں ۳۰ سال تک دعوت الی اللہ دی۔ سہارنپور میں انجمن احمدیہ کی بنیاد آپکے ہاتھوں پڑی۔

— ★ ★ ★ —

ماہنامہ "گائیڈینس" غانا نومبر ۹۶ء کی ایک خبر کے مطابق ٹی۔آئی احمدیہ مسلم سکول الیسارچر کی نئی شاندار مسجد کا افتتاح محترم عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت غانا نے کیا۔

★★ اسی شمارہ کی ایک اور خبر کے مطابق ایک غانین احمدی سکاؤٹ محترم صالح ڈیبی صاحب کو برطانیہ میں ایک اعلیٰ اعزاز "سٹار ایوارڈ" اور Cave Man's سرٹیفیکیٹ سے نوازا گیا ہے۔

★★ لجنہ اماء اللہ غانا کے زیر انتظام ایک سہ ماہی رسالہ "خدیجہ" کا اجراء کماسی سے کیا گیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت صاحبزادہ پیر محمد سراج الحق نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق سرساوہ ضلع سہارنپور سے تھا اور آپ کا خاندان نسل در نسل گدی نشین چلا آ رہا تھا۔ آپکے والد نے پہلے آپکا نام نصیرالدین رکھا اور پھر بدل دیا۔ آپکے والد آپکو بچپن میں ہی اپنے ہمراہ جنگلوں میں لے جاتے اور مجاہدے کرواتے اور بارہا فرماتے کہ سراج الحق تیری قسمت میں ایک ایسی نعمت ہے جو ہمیں نصیب نہیں ہوگی۔

آپکو بچپن سے قرآن کریم پڑھنے کا ایسا شوق تھا کہ کئی سال تک روزانہ قرآن شریف ایک بار ختم کیا۔ نفلی نمازوں سے بھی خوب رغبت تھی، بے شمار چلّے بھی کئے اور جو وظائف آپ ایک لمبا عرصہ کرتے رہے وہ آپکی اس تڑپ کا پتہ دیتے ہیں جو تعلق باللہ کے لئے آپکے دل میں موجزن تھی۔ نیز یہ دعا بھی خشوع سے کیا کرتے کہ اگر مہدی علیہ السلام اس زمانہ میں پیدا ہوں تو خدا انکی زیارت کروائے۔ ایک روز ایک دوست نے حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کا پرانا قصیدہ آپکو دیا جس کے حساب سے امام مہدیؑ پیدا ہوچکے تھے۔ آپؓ روز اسے پڑھتے اور چومتے اور روتے۔

جب ۱۸۸۹ء میں بیعت ہوئی تو آپؓ لدھیانہ میں تھے اور آپکی اس درخواست کو حضرت اقدسؑ نے قبول فرمایا کہ آپؓ قادیان پہنچ کر بیعت کریں گے۔ چنانچہ آپؓ نے ۲۳ دسمبر ۱۸۸۹ء کو بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو حضور علیہ السلام سے ۱۸۸۲ء سے تعلق خاطر تھا اور حضورؑ اپنی ہر کتاب اور اشتہار آپؓ کو بھجوایا کرتے تھے۔ آپکا دل نور یقین سے اس قدر بھرا ہوا تھا کہ بیعت سے قبل بھی حضور علیہ السلام کے ہر دعویٰ کو بلاتردد قبول کرنے کی توفیق پائی۔

ستمبر ۱۸۹۹ء میں آپ ہجرت کرکے قادیان آبسے۔ آپؓ حضور اقدس کی تحریرات کی نقول تیار کرتے، علمی مضامین اور خط و کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے اور سفر و حضر میں حضورؑ کی مصاحبت میں رہتے۔ ۱۸۹۶ء میں آپکو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مضمون نقل کریں۔ آپؓ خود گدی نشین اور پیر خاندان سے تھے اور قبول احمدیت کی سعادت پانے کے بعد آپ نے اپنے سلسلہ پیری مریدی کو خود ختم کر دیا تھا۔ اور پھر آپؓ نے کئی علماء اور گدی نشینوں کو دعوت حق بھی دی جن میں آپکے ہم زلف مولوی رشید احمد گنگوہی بھی شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو حضورؑ کے پاؤں دبانے کی سعادت بھی بارہا حاصل ہوئی۔ ایک روز آپؓ نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ جب بھی حضور کے قدم مبارک دبانے کا موقع مل جاتا ہے تو کئی کئی روز تک ایک لذت رہتی ہے اور ماسوائے اللہ کے تمام شاخیں کٹ جاتی ہیں اور اللہ کی محبت اور نماز میں ذوق و شوق اور لذت و سرور حاصل ہو جاتا ہے پس مجھے ہر روز دبانے کی اجازت مل جاوے۔ حضورؑ نے ہنس کر فرمایا "اچھا جب تم کو فرصت ہو تو دبایا کرو۔"

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو ایک بار نزلہ کی ایسی شدید شکایت ہوئی جو چار برس تک رہی۔ دودھ پینا اور خوشبو سونگھنا زہر بن جاتا۔ ایک روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک کی شہ نشین پر حضورؑ اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ حضورؑ نے دودھ طلب فرمایا اور ایک گھونٹ پی کر گلاس آپؓ کے ہاتھ میں دیکر فرمایا "پی لو"۔ آپؓ نے اپنی بیماری کا عرض کیا تو فرمایا "خیر پی بھی لو کاہے کا زکام وکام"۔ آپؓ نے سارا گلاس پی لیا اور فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی نزلہ نہیں ہوا۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ اپنی خود نوشت سوانح "تذکرۃ المہدی" میں بے شمار واقعات بیان کرتے ہیں۔ قادیان کے ساتھ دارالامان لکھنے کی تجویز آپکی ہی تھی جو حضورؑ نے منظور فرمائی۔ جماعت کا نام "احمدی" رکھنے کی تجویز بھی آپؓ نے ہی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے موقعہ پر خدمت اقدس میں پیش کی تھی۔ حضورؑ کی مجالس میں آپؓ کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے اور حضورؑ کے کئی الہامات و کشوف کے وقت بھی آپؓ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب پیشگوئی "پسر موعود" کا اعلان فرمایا تو اس کے نشان صداقت کے طور پر آپؓ کو گواہ بنایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو پسر موعود کا زمانہ بھی دکھایا اور آپؓ اس عظیم نشان کے عینی گواہ بنے۔ حضورؑ کے ساتھ آپؓ کے پاکیزہ تعلق کی جھلک آپؓ کی تصنیف "تذکرۃ المہدی" ہے۔

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اختصار کے ساتھ محترم نصراللہ خان ناصر صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ اکتوبر ۹۶ء میں شامل اشاعت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ ۳ جنوری ۳۵ء کو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

چوہوں پر کئے گئے دلچسپ تجربات

حال ہی میں چوہوں پر کچھ دلچسپ تجربات کئے گئے ہیں جن کے نتائج انسانوں پر بھی منطبق کئے گئے ہیں۔ ایک تجربہ یہ کیا گیا کہ ہم عمر جوان چوہوں کے دو گروپ بنائے گئے۔ ایک گروپ کو متناسب غذا باقاعدگی سے صرف اتنی مقدار میں دی گئی جو صرف ان کی بدنی ضرورت کے لئے کافی ہو اور جس سے ان کا وزن نہ بڑھنے پائے۔ دوسرے گروپ کو وہی غذا بافراغت مہیا کی گئی کہ جب چاہیں اور جتنا چاہیں کھائیں یعنی خوب عیش کریں۔ تجربہ سے پتہ چلا کہ پہلے گروپ کے چوہوں نے لمبی عمریں پائیں جبکہ دوسرے گروپ کے چوہے اپنے حصہ کا رزق جلدی جلدی وقت بےوقت کھا کر جلدی اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ دوسرے تجربہ میں دونوں گروپوں کو ایک جیسی غذا مہیا کی گئی لیکن ایک گروپ کے چوہوں کو مختلف طریقوں سے پریشان کیا جاتا رہا جبکہ دوسرا گروپ سکون سے اپنی زندگی بسر کرتا رہا۔ اس تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ پریشان رکھے جانے والوں کے بچے تعداد میں دوسرے گروپ کی نسبت بہت کم پیدا ہوئے اور ان کے بچوں کی حرکتوں سے بھی اضطراب ظاہر ہوتا تھا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عورتوں میں بچے نہ ہونے کی ایک وجہ ان کا گھر کے اندر یا باہر کا STRESS ہے۔ لہٰذا پرسکون گھرانے خوش قسمت ہوتے ہیں جبکہ ایسے گھرانے جن میں ہر وقت لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور گھر کھچاؤ اور تناؤ کا شکار ہوتا ہے وہ خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اور اپنی پریشانیوں اور اضطراب کو اپنی آئندہ نسلوں میں بھی منتقل کر دیتے ہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امور کے بارہ میں فرمایا تھا کہ مومن اس لئے کھاتا ہے تا زندہ رہے اور کافر اس لئے زندہ رہتا ہے تا کھائے۔ نیز فرمایا کہ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم میں سے سب سے اچھا ہوں۔ بعض لوگ اپنے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کی بجائے اپنا سکون باہر دوستوں اور سہیلیوں میں تلاش کرتے ہیں اور ان میں مقبول ہونے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں سبق ہے۔ قرآن کے مطابق اللہ نے میاں بیوی کے درمیان مودت و رحمت رکھ دی ہے اور اسی میں زندگی کا سکون ہے۔ خدا فرماتا ہے "اور اسکے نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم انکی طرف سے تسکین حاصل کرو اور تمہارے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ پیدا کیا ہے۔ اس میں فکر کرنے والے لوگوں کے لئے بڑے نشان ہیں۔" (۳۰:۲۲)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission - 27/12/96 - 6/1/97

16 SHA'ABAN
Friday 27th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Unique Scholars Vs F.C. Junior Model (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 16 (14.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 27.12.96(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira: An Evening with Obaid Ullah Aleem, Hamburg, Germany (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK -27.12.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 27.12.96
15.15	MTA Variety: Bait Bazi
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Prog.-1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Bücherecke 3) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 27.12.96 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

17 SHA'ABAN
Saturday 28th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Bait Bazi (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety- "Khilafat-e-Rashida" A Discussion
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 27.12.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Concluding Address - Jalsa Salana Qadian'96 By Hadhrat Khalifatul Masih IV Live From Fazl Mosque, London, U.K.
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Gambian and Bosnians at Malmo, Sweden (30.11.96) (Part 1)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.12.96
15.30	Meet Our Friends - Interview : Donald Mason
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Workshop No. 8
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.12.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

18 SHA'ABAN
Sunday 29th December. 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Workshop No. 8 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends- Interview : Donald Mason
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Workshop No. 8 (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (20.1.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Gambian and Bosnians at Malmo, Sweden (30.11.96) (Part 2)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 29.12.96
15.30	Around The Globe : Ideal Home Exhibition (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 5)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Rush Rush 2) Zeit Zum Diskutieren 3) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Various Program
21.30	Dars-ul-Quran (No. 12) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

19 SHA'ABAN
Monday 30th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Ideal Home Exhibition (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends -29.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 12) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme -
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.12.96
15.00	MTA Sports - All Rabwah "Meero Dabba"
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV
19.00	German Programme: 1) Begegnung mit Hazur 2) Mach Mit
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV -30.12.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

20 SHA'ABAN
Tuesday 31st December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -All Rabwah -Meero Dabba (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (8. 9. 95)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 31.12.96
15.00	Medical Matters : "Asthma " (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N).
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme: 1) Kinder Lernen Namaz 2) Hör zu " Prophet Jesus"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	M.T.A. Variety : Physical Fitness
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 31.12.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	French Prog: "Life of The Holy Prophet (S.A.W) " By : Abdul Ghany Jahangeer
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

21 SHA'ABAN
Wednesday 1st January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Asthma " (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 31.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	M.T.A Variety : Physical Fitness
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Prog: Bangali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.1.97
15.00	Durr-i-Sameen - Part 23
15.30	Canadian Desk : Speech " Munshi Zafar Ahmad Sahib (R.A) " By Shiekh Abdul Hadi Sahib, Jalsa Salana Canadan '95
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV
19.00	German Programme : 1) Islamische Presseschau 2) I.Q.
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Life Style-Al Maidah-Pineapple Loaf
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.1.97 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

22 SHA'ABAN
Thursday 2nd January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 23 (R)
02.30	Canadian Desk : Speech " Munshi Zafar Ahmad Sahib (R.A) " By Shiekh Abdul Hadi Sahib, Jalsa Salana Canadan '95
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV -1.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (24. 3. 95)
08.00	MTA Lifestyle- Al Maidah "Pineapple Loaf"
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 2.1.97
15.00	Quiz Programme - Nusrat Jehan Academy Vs Unique Scholars
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 17 (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Prog:1) Tarikh-e-Islam 2) Bücherecke 3) MTA Varieté
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Bazm-e-Moshaira :
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -2.2.97 (R)
23.00	Learning Dutch
23.55	*Credits and details for Next Shift*

23 SHA'ABAN
Friday 3rd January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nusrat Jehan Academy Vs Unique Scholars
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 17 (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 2.2.97(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK -3.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 3.2.97
15.15	MTA Variety - Bait Bazi - Lajna Imaullah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Bücherecke 3) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul-Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 3.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

24 SHA'ABAN
Saturday 4th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Bait Bazi - Lajna Imaullah (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety - Speech By : Maulana Mohammad Azam Akseer
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 3.1.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Danish Ahmadies at Nusrat Jehan Mosque, Denmark (27.11.96)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.1.97
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner-
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.1.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

25 SHA'ABAN
Sunday 5th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (27.1.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Swedish Guests at Kalmar Sweden (1.12.96)
1430	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 5.1.97
15.30	Around The Globe :Hadhrat Khalifatul Masih III 's Visit To England (1978)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme -Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 7)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Rush Rush 2) Bücherecke 3) Zeit Zum Diskutieren 4) Hazur's Class May '96
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Various Program
21.30	Dars-ul-Quran (No.13) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

26 SHA'ABAN
Monday 6th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe : Hadhrat Khalifatul Masih III 's Visit To England (1978) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends -6.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 13) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme -
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 6.1.97
15.00	MTA Sports - Sports Nasirat -ul-Ahamdiyya
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV -6.1.97 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, December 27, 1996 No. 52

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

پاکستان جس کے قیام و تعمیر میں جماعت احمدیہ نے اپنے مقدس امام کی قیادت میں قائد اعظم کے دوش بدوش سرفروشانہ جہاد کیا اور برصغیر کی مسلم دشمن طاقتوں سے ٹکر لی۔ افسوس پاکستان کانگریسی ملاؤں اور مفاد پرست لیڈروں کی بدولت ایک عبرتناک صورت حال سے دوچار ہو چکا ہے جس پر ملک کے گوشہ گوشہ میں ایک شور قیامت بپا ہے حتیٰ کہ ملک کے سیاسی وقائع نگار ہی نہیں ہر مکتبہ فکر کے مذہبی کیمپوں سے بھی چیخ و پکار کی دردناک آوازیں صاف سنائی دے رہی ہیں جس کی کیفیت کا اندازہ لگانے کے لئے صرف چند تازہ بیانات کا مطالعہ کافی ہوگا۔

ہم، ہماری رسوائیاں اور ہمارے حکمران

روزنامہ "جنگ" لاہور کے مشہور کالم نگار عبدالقادر حسن کا ایک شذرہ:

"دنیا بھر میں میری رسوائی جا رہی ہے اور میں ایک پاکستانی ہونے کی وجہ سے مونہہ چھپائے پھرتا ہوں لیکن خدا کی اس زمین پر مجھے کوئی پناہ گاہ نہیں ملتی کوئی ایسا کونہ اور کوئی غار نہیں ملتی کہ میں دنیا سے چھپ کر وہاں اپنی روسیاہی کو چھپا سکوں۔ مجھ پر انگلیاں اٹھانے والے مجھ سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں اور وہ مجھے ہر جگہ تلاش کر لیتے ہیں اور باہر کھینچ کر میرا مونہہ کالا کر کے مجھے اس دنیا کے بازار میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ پہلے انہوں نے مجھ سے کہا کہ دنیا میں جتنے بھی بدعنوان، بدکار اور رشوت خور ہیں ان میں تمہارا نمبر دوسرا ہے۔ جرمنی کے ایک ادارے نے دنیا بھر میں کرپشن کا جائزہ لیا اور جو فہرست مرتب کی اس میں مجھے دوسرے نمبر کا کرپٹ ظاہر کیا۔ اس فہرست کو دنیا بھر میں پھیلایا۔ اس سے بھی بڑی بات یہ ہوئی کہ میرے ملک کے رہنماؤں اور ارباب اقتدار نے اس کی کوئی پروا نہ کی اور اس کے بارے میں کسی ایک کا معمولی اور مختصر سا معذرت نامہ بھی اخبارات میں نہیں چھپا۔ صبح شام اور دن رات جھوٹ بولنے والے لیڈروں میں سے کسی نے بھی یہ جھوٹ نہ بولا کہ مذکورہ ادارہ جھوٹ بولتا ہے۔ جھوٹ موٹ میں ہی اس کی تردید کر دیتے اور مجھے اس سے ایک جھوٹا سہارا مل جاتا۔

ابھی میری شرمساری اور رسوائی کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ اس پر نمک پاشی کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ایک پاکستانی اخبار نے امریکہ سے آنے والی ایک پاکستانی صحافی کی خبر شائع کی جو میں ذرا تفصیل کے ساتھ نقل کرتا ہوں۔ عالمی بنک نے پاکستان کو بھی ان تین ملکوں میں شامل کر دیا ہے جو اس سے قرضہ لیتے ہیں اور سب سے بڑے بدعنوان ہیں اور حکم دیا ہے کہ ان ملکوں پر چھاپے مارے جائیں اور ان منصوبوں میں گھپلوں کا جائزہ لیا جائے جن کی مالی امداد یہ عالمی بنک کرتا ہے۔

پاکستان جیسے بڑے بدعنوان دوسرے دو ملک جو عالمی بنک سے مدد لیتے ہیں پولینڈ اور کینیا ہیں۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر جیمز وولف سن نے سوئٹزرلینڈ کی ایک فرم کی خدمات حاصل کی ہیں جو ان ملکوں پر آڈٹ کے لئے چھاپے مارے گی۔ ان تینوں ملکوں میں بیس کے قریب منصوبوں کی نگرانی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان منصوبوں میں پاکستان کا حب پاور پروجیکٹ کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ بنک کے صدر نے پاکستان کا دورہ منسوخ کرنے کے بعد گزشتہ جمعرات کو پاکستان کی وزیر اعظم سے نیویارک میں ملاقات کی تھی۔ بنک کے صدر نے یہ معلوم ہونے پر کہ اربوں ڈالروں کی خوردبرد ہو رہی ہے چھاپہ مارنے کے لئے ایک فرم کی خدمات حاصل کرنے کا حکم جاری کیا۔ عالمی بنک نے پاکستان کو اس رپورٹ کے بعد خصوصی توجہ کا مستحق سمجھا جس میں پاکستان کو نائیجیریا کے بعد دوسرا بدعنوان ترین ملک قرار دیا گیا ہے۔

عالمی بنک کے وصولیوں کے شعبہ کے سربراہ مسٹر رگھون سری نواسن نے جو نام سے ہندو معلوم ہوتے ہیں ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم ان بدعنوان ملکوں کے دلوں میں خدا کا خوف پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

پاکستانی نامہ نگار کی خبر ختم ہوتی ہے اور شاید بےگناہ پاکستانی عوام اور ان کے ہوشیار حکمرانوں کی غیرت بھی ختم ہو گئی ہے کہ وہ اس عظیم رسوائی کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ عالمی بنک کے اس ہندو اہلکار نے یقیناً بڑے مزے لے کر یہ کہا ہوگا کہ ہم ان ملکوں جن میں پاکستان بھی شامل ہے خدا کا خوف پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں اور کچھ نہیں تو خدا سے ڈرانا چاہتے ہیں کہ اس قدر بدعنوانی نہ کرو۔ گزشتہ دنوں ایک امریکی نائب وزیر پاکستان آئے تھے انہوں نے کہا تھا کہ کرپشن ہر ملک میں ہے، امریکہ میں بھی ہے پھر ذرا رک کر اس امریکی نے کہا کہ لیکن ہر بات کی حد ہوتی ہے۔ گویا پاکستان بدعنوانی اور کرپشن کی حد پار کر چکا ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور، ۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

"آئینہ میں ہمارا قومی چہرہ"

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور نے ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں مذکورہ عنوان سے جناب محمد طاہر شیخ ایم اے کا مضمون سپرد اشاعت کیا ہے جس میں واضح لفظوں میں اعتراف کیا گیا ہے کہ

"نظریات و ثقافت کی یلغار سے دشمن نے ہماری صفیں الٹ کر رکھ دی ہیں۔ ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کو ماننے کا دعویٰ کرنے والی قوم دراصل ذہنی و جسمانی طور پر غیروں کی غلام ہو کر رہ گئی ہے۔ آج ہم وہ سب کچھ اپنا رہے ہیں جو کسی بھٹکی ہوئی قوم کے لئے اپنے نظریہ حیات سے غداری کرنے پر تباہی و بربادی کے مونہہ میں دھکیلنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

پاکستانی معاشرہ کی اخلاقی بنیادیں اتنی کھوکھلی ہو چکی ہیں کہ اس کی عمارت دھڑام سے ہمارے اوپر اس انداز سے گرنے کو ہے کہ ہم اس کے نیچے دب کر اپنی موت آپ مرنے کو تیار ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ ہمارے صرف آثار باقی رہ جائیں گے جن سے آنے والی نسلیں عبرت کا سبق حاصل کیا کریں گی۔ سارے عیوب و نقائص اس قوم میں اس طرح رچ بس گئے ہیں جیسے انسانی جسم میں خون کا سرطان سرایت کر جائے۔ اپنے حقیقی عظیم تر رب کی بجائے مخلوق کے سامنے سجدہ ریز منافق اور گمراہ قوم جو رب کعبہ کی چوکھٹ سے اپنا ناطہ توڑ کر در در پہ جھکی ہوئی ہے۔ اور ایک آزاد و خود مختار اور خود دار قوم بننے کی بجائے بےبس مجبور اور محتاج قوم بن کر رہ گئی ہے۔ دولت سے مرعوب اور دولت کی حریص یہ قوم احساس کمتری میں مبتلا اپنی عظیم بےمثل درخشندہ روایات کو بھلا کر اغیار کی نقالی میں اپنا تشخص کھو چکی ہے۔

ہمارا طرز معاشرت، رہن سہن اور کلچر تیزی سے روبہ تنزل ہیں۔ حق و صداقت، امانت و دیانت، اخلاق و محبت، اخوت و بھائی چارے، ایثار و قربانی، تحمل اور صلہ رحمی ایسی معاشرتی اقدار سے ہم محروم ہو رہے ہیں۔ آج خوبیاں مٹ رہی ہیں، خامیاں پنپ رہی ہیں۔ وہ اچھا ہے جو گندہ ہے اور جو اچھا ہے وہ گندہ ہو گیا ہے۔ حق و باطل گڈمڈ ہو گئے ہیں۔ معروف منکر اور منکر معروف۔ بےگناہی جرم اور شرافت سر بازار رسوا، کمینے، چھچھورے، کم ظرف اور گھٹیا دولت کے بل بوتے پر باعزت ٹھہرے، دولت سے ہی رشتے ناطے بنتے ہیں، دولت نہ ہو تو رشتے دھاگے کے بندھن۔ عقل و شعور، فہم و فراست اور علم و آگہی کھوٹے سکے ہو گئے ہیں۔ دھن دھونس اور دھمکی آج سکہ رائج الوقت ہوئے۔ انصاف کا صرف نام باقی ہے جو متروک اقدار میں سے ہے۔ اصول اور ضابطے قابل نفرت ہیں۔ قاعدے اور قوانین بوجھ، پابندی آزادی پر قدغن اور من مرضی ہم اپنا حق سمجھنے لگے ہیں۔ گویا الفاظ نے اپنے معنی بدل لئے ہیں اور سب کچھ الٹ پلٹ ہو گیا ہے۔

جھوٹ ہمارا اصول گفتگو بن گیا ہے۔ مکر و فریب اور دغا ہماری عادت، بددیانتی ہمارا کاروبار، سود ہماری روزی، امانت میں خیانت ہمارا وطیرہ، رشوت ہماری پہچان، بدعنوانی ہمارا عالمی ریکارڈ، بےحیائی، زنا اور شراب و شباب ہمارے شوق، چوری ڈکیتیاں ایک کھیل، قتل و غارت ہمارے غصے کا ایک انداز، اغواء اور تشدد ہمارا کلچر، لسانی تعصب اور علاقائی نفرت ہماری سیاست، افراتفری اور بےیقینی ہمارا معمول، مذہبی منافرت ہماری تبلیغ اور شرک و بدعات ہمارا دین؛ حلال و حرام کی تمیز ہماری بلند تر معاشرتی قدر ٹھہری، حالانکہ حلال کو قبول کرنا اور حرام سے مکمل اجتناب ہمارا طرز عمل ہونا چاہئے تھا۔ لیکن دولت، پیسہ، گاڑی، کوٹھی اور عزت کے پیچھے بھاگتی ہوئی قوم میں آج حلال و حرام کا تصور ہی ختم ہونے کو ہے۔ آج حالات یہ ہیں کہ حلال نایاب ہے۔ حرام عام ہے۔ حصول حلال کے مواقع مسدود، حرام تک رسائی کے سو راستے، حلال مہنگا، حرام سستا، حلال کڑوا اور حرام شیریں، حصول حلال کے لئے کوشش کرنے کو بھی تیار نہیں جبکہ حرام کے حصول کے لئے سر توڑ کوششیں ہیں۔ حرام ہے کہ بہتوں کے مونہہ کو لگ گیا ہے۔ حلال کی کشش جاتی رہی۔ نکاح حلال ہے تو زنا حرام لیکن نکاح اس معاشرہ میں جوئے شیر لانے کے مترادف ہے جس کے لئے سینکڑے ہزاروں نہیں لاکھوں درکار ہیں تب نکاح ایسے حلال کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ زنا اس قوم کی بستی کی اطراف میں جا بجا ہے۔

قول و فعل میں تضاد کو ہم اپنی پالیسی بنا چکے ہیں۔ ہمارے اعمال ہمارے دعووں کی نفی کرتے ہیں ہم زبان کے سچے لیکن دل کے کھوٹے ہیں۔ جو کچھ زباں پہ لاتے ہیں وہ دل میں نہیں ہوتا جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہ زبان پر لانے کی جرات نہیں رکھتے۔ ہم کردار کی عظمت سے محروم محض گفتار کے غازی ہیں۔ ہم حقوق تو مانگتے ہیں بلکہ چھین لینا چاہتے ہیں لیکن فرائض سے بالکل غافل ہیں۔ ہر معاشرتی کردار میں قول و کردار کا زبردست تصادم ہے۔ ایک عالم واعظ تو ہے لیکن عامل نہیں، سیاست دان قوم کی فلاح کا دم تو بھرتے ہیں لیکن قومی سلامتی سیاستدانوں کے ہاتھوں داؤ پہ لگی ہے۔ جو مکر و فریب اور لوٹ مار کی سیاست کر رہے ہیں۔ صحافی ظلم و ناانصافی کے خلاف لکھتا تو ضرور ہے لیکن خود ظالم اور بلیک میلر ہے جو صحافتی اقدار کا خون کرتا ہے اور قلم کی حرمت کو بیچ کر سیم و زر سے تجوریاں بھرتا ہے۔ ایک وکیل کو مظلوموں کی داد رسی کے لئے قانون کا دروازہ کھٹکھٹانا ہوتا ہے لیکن وکیل اکثر اوقات سودا کروانے والے ایجنٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔ ملازم تنخواہ میں اضافہ اور مراعات تو چاہتا ہے لیکن دفتری کام کے انبار لگے ہیں اور سائل بےچارے دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔ اور فائل ہے کہ جوں کی توں پڑی ہے، مٹھی گرم کرنے پر ہی فائل حرکت میں لائی جا سکتی ہے۔ وگرنہ کام لٹکانے کے سو بہانے جو رشوت لے نہ بدعنوانی کرے، دفاتر میں ایسے دقیانوسی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ تبادلے اس کا مقدر، آئے دن کی انکوائریاں اس کے لئے معمول اور جھوٹے مقدمات اس کی سزا ہے کیونکہ وہ بدلتے وقت کے تقاضوں سے بےبہرہ سسٹم کا باغی اور ماحول کو خراب کرنے کا مرتکب ہوا ہے۔ ایسے شخص کو جس پر فرض اور ایمان داری کا بھوت سوار ہوا "بدمزاج اور اکھڑ" قرار

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاندا احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد